REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P. 67.

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

جلد ــــ ۲۱

شمارہ ــــ ۲۴

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

شرح چندہ

سالانہ ۱۰ روپے

ششماہی ۵ روپے

ممالکِ غیر ۲۰ روپے

فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۲ ہجری | ۱۵ احسان ۱۳۵۱ ہش | ۱۵ جون ۱۹۷۲ ع

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۳ احسان (جون)۔ لنڈن سے آمدہ ایک اطلاع کے مطابق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال مری میں تشریف فرما ہیں تاہم حضور کی صحت سے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب اپنے محبوب آقا کی صحت و عافیت۔ درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

کلکتہ ۸ احسان (جون)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سے متعلق ۸ جون کی اطلاع مظہر ہے کہ بفضلہ تعالیٰ محترم موصوف مع اہل و عیال بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ۔ محترمہ بیگم صاحبہ کی طبیعت بھی خدا کے فضل سے بہتر ہو رہی ہے ثم الحمد للہ۔ ۸ جون کی شام کو کلکتہ سے بذریعہ پوری ایکسپریس کٹک کے لئے روانہ ہو گئے اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حامی و ناصر ہو آمین۔

قادیان ۱۳ احسان (جون)۔ محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی اور جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ ہر طرح خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

جماعتِ احمدیہ موسیٰ بنی مائنز (بہار) میں دو روزہ کامیاب کانفرنس کا انعقاد

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر بانیانِ مذاہب کی حسین تعلیمات کا تذکرہ

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی شرکت اور بصیرت افروز خطبات

(رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب مبلغ انچارج صوبہ مغربی بنگال و اڑیسہ)

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی تشریف آوری کی اطلاع پاکر صوبہ بہار کی جماعت موسیٰ بنی مائنز نے اس نادر موقعہ کے لئے دو روزہ کانفرنس کے انعقاد کا انتظام کیا۔ بفضلہ تعالیٰ یہ جماعت ہر سال بڑے اہتمام سے اپنے ہاں تبلیغی جلسوں کا اہتمام کرتی چلی آئی ہے۔ اس دفعہ بھی جماعت نے اس تسلسل کو نہ صرف بحال رکھا بلکہ محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے صوبہ بہار کے دورہ میں سب سے زیادہ وقت حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کی۔

پہلے دن کا اجلاس سیرۃ النبی صلعم

کانفرنس کے پہلے دن یعنی مورخہ ۲۳-۵-۷۲ کو جلسہ سیرت النبی صلعم کے انعقاد کا انتظام کیا گیا۔ مورخہ ۲۳-۵-۷۲ کو نماز مغرب و عشاء جمع کرنے کے بعد اُٹکل ایسوسی ایشن بلڈنگ کے احاطہ میں شری ایس۔ کے۔ بسواس چیف جیالوجسٹ آئی۔ سی۔ سی۔ کاپر لمیٹڈ کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر نے کلامِ پاک کی تلاوت کی۔ اس کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب نے اُردو نظم اور مکرم فضل الرحمٰن صاحب نے اُڑیہ نظم سُنائی۔ سب سے پہلے خاکسار نے آنحضرت صلعم کی سیرت پر تقریر کی۔ جو غیر مسلموں سے رواداری کے پہلو پر تھی۔ دوسری تقریر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے فرمائی۔ آپ نے پہلے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر بصیرت افروز تقریر فرمائی، کہ آنحضرت صلعم کے ذریعہ انسانی شرف ظاہر ہوا۔ مساوات کا قیام عمل میں آیا۔ آپ نے دُنیا کو حقیقی خدا کا پتہ دیا۔ اور اپنے متبعین میں رُوحانی انقلاب برپا فرمایا۔ موجودہ زمانہ میں آپ کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دُنیا کو پھر حقیقی خدا کا پتہ چلا ہے۔ خدا تعالیٰ نے آپ سے وعدہ فرمایا کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" یہ وعدہ خدا کے فضل سے پورا ہو رہا ہے۔ اس بارہ میں موصوف نے حال ہی میں مغربی افریقہ کے دورہ سے واپس آنے والے ایک معزز فرد کی شہادت پیش فرمائی۔ کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ کس شان سے پورا ہو رہا ہے کہ اب اغیار بھی برملا اعتراف کر رہے ہیں۔ آخر میں آپ نے تحقیقِ حق اور سچائی قبول کرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے اپنی رُوح پرور تقریر ختم فرمائی۔

آپ کی تقریر کے بعد محترم صدر صاحب نے صدارتی خطاب میں جماعتِ احمدیہ موسیٰ بنی مائنز کا شکریہ ادا فرمایا کہ جماعت نے مجھے ایسے جلسہ کی صدارت کے لئے موقعہ دیکر بہت سے مذہبی معلومات فراہم کرنے کا موقعہ مہیا کیا ہے اور بتایا کہ موصوف کو اپنی مصروف زندگی میں مذاہب کے اصولوں کے گہرے مطالعہ کا موقعہ نہیں ملا۔ یہ میری زندگی میں پہلا موقعہ ہے کہ اس نوعیت کے جلسہ میں میں نے شمولیت کی ہے۔ اور ایسا جلسہ میں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھا۔ مجھے یہ سبق ملا ہے کہ جو لوگ مادی اغراض میں زندگی گذارتے ہیں ان کے نام مٹ جاتے ہیں لیکن بانیانِ مذاہب کے نام سینکڑوں سال گذرنے پر بھی زندہ ہیں یقیناً یہ مذہب کی دائمی افادیت کی زبردست دلیل ہے۔ معلوم ہوتا ہے ہر زمانے کے رہنماؤں نے پیار و محبت اور صلح و آشتی کی تعلیم دی ہے۔ مذہب پر چلنے سے ہم اپنے دل و دماغ کو سدھار کر اور متوازن بنا کر عصمت مندانہ زندگی گذار سکتے ہیں۔ آخر میں آپ نے جماعتِ احمدیہ کا شکریہ ادا کیا اور حاضرین کو ایسے مواقع سے فائدہ اٹھانے کی تلقین پر اپنا خطاب ختم فرمایا۔

جلسہ کے اختتام پر محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے محترم پروفیسر شاہ عزیز احمد صاحب نے صدر صاحب محترم کی خدمت میں قرآن مجید کا تحفہ پیش کیا جسے صدر صاحب نے بخوشی قبول فرمایا بعلاوہ ازیں پروفیسر صاحب نے جماعت موسیٰ بنی مائنز کی طرف سے صدر محترم اور مہمانِ خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب۔ مقررین۔ سامعین۔ کارکنان۔ اور جملہ معاونین اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔ بفضلہ تعالیٰ یہ اجلاس کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

دُوسرے دن کا اجلاس پیشوایانِ مذاہب

مورخہ ۲۴ مئی ۷۲ء بروز چہارشنبہ جلسہ سیرت پیشوایانِ مذاہب کا انعقاد عمل میں آیا۔ جلسہ کا وقت شروع ہونے پر مکرم رضوان احمد صاحب احمدی ویلفیئر آفیسر نے آج کے جلسہ کی صدارت کے لئے جناب لیفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر گنگولی کے نام کا اعلان کیا۔ اور موصوف کی تشریف آوری اور صدارت قبول کرنے پر اُن کا شکریہ ادا کیا۔ نیز بتایا کہ ہمیں بے حد مسرت ہے کہ آج کے جلسہ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب جماعتِ احمدیہ موسیٰ بنی مائنز کی استدعا پر تشریف لائے ہوئے ہیں اور جلسہ میں رونق افروز ہیں۔ انشاء اللہ ہم آپ کے رُوح پرور خطاب سے لطف اندوز ہو سکیں گے۔

صاحب صدر کے اعلان پر خاکسار نے کلامِ پاک کی تلاوت کی اور مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مکرم شیخ تبارک صاحب۔ مکرم شیخ شریف صاحب نے اُردو اور اُڑیہ نظمیں سُنائیں۔ نظموں کے بعد مکرم پروفیسر شاہ عزیز احمد صاحب نے جلسہ کے مہمانِ خصوصی یعنی محترم صاحبزادہ صاحب کا خیر مقدم کیا۔ اور جلسہ کے اغراض و مقاصد پر برجستہ تقریر فرمائی اور بتایا کہ پیشوایانِ مذاہب کی سیرت و سوانح پر آج تقاریر ہوں گی جن کا ماحصل یہ ہے کہ کس طرح ان وجودوں نے دُنیا میں زندگی گذاری جو انسانوں کے لئے مشعلِ راہ ثابت ہوئی۔ آج اس دَور میں ہم کس طرح ان کی زندگیوں کو مشعلِ راہ بنا کر اپنی زندگیوں کے مقصد کو پُورا کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد جلسہ کی دوسری تقریر مکرم مولوی عبدالحق صاحب معلم وقفِ جدید نے سیرت حضرت کرشن علیہ السلام کے موضوع پر کی۔ اس زمانہ کے بارہ

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۵ راحسان ۱۳۵۱ ہش

سچی باتیں اور پائیدار حقیقتیں

کسی مسئلہ پر آراء کا مختلف ہونا کوئی بڑی بات نہیں۔ لیکن ان میں سے کونسی بات زیادہ صحیح اور قابلِ قبول ہے اور کونسی نادرست اور قابلِ رد ہے اس بارے میں صحیح فیصلہ تک پہنچنے اور پائیدار حقیقت کی تلاش کے لئے غیر جانبدار تحقیق اور ہر قسم کے دلائل کا باہمی موازنہ ضروری ہے۔ اسی نوع کے نظریاتی موازنہ کے متعلق سورت ابراہیم میں کلمہ طیبہ کی شجرہ طیبہ کے ساتھ اور کلمہ خبیثہ کی شجرہ خبیثہ کے ساتھ تمثیلات میں ایک جامع اور دلنواز معیار بیان کیا گیا ہے۔ اگرچہ اس کا پورا بیان تو طویل گفتگو کا متقاضی ہے تاہم زیادہ تفصیل میں نہ جاتے ہوئے مذکورہ آیات سے حسبِ ذیل الفاظ پر غور کر لینا کافی ہے۔

(ا) کلمہ طیبہ کی نسبت فرمایا:-

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ (آیت نمبر ۲۵)

اللہ تعالیٰ نے اچھی بات کو اس شجرہ طیبہ کی مثال سے واضح کیا ہے جس کی جڑھ مضبوطی کے ساتھ قائم ہے اور اس کی شاخ آسمان کی بلندی میں پہنچی ہوئی ہے۔

(ب) کلمہ خبیثہ کے بارے میں فرمایا:-

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ِاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ۝ (آیت نمبر ۲۷)

اور بری بات کا حال برے درخت کی طرح ہے جس کو زمین پر سے اکھاڑ کر پھینک دیا گیا ہو۔ اور جسے کہیں بھی قرار حاصل نہ ہو۔

ان دونوں قسم کی تشبیہات پر ادنیٰ غور کرنے سے جو بات کھل کر سامنے آجاتی ہے وہ ہے دونوں کی وجہ شبہ کا واضح فرق۔ یعنی جہاں کلمہ طیبہ کو شجرہ طیبہ سے مشابہت دیتے ہوئے یہ بتایا گیا ہے کہ جس شجرہ کی جڑیں زمین میں مضبوطی سے گڑی ہوئی ہیں۔ اور شاخیں آسمان کی بلندی میں پہنچی ہوئی ہیں۔ وہ درخت زندہ ہے اور اس کا تنہ مضبوط ہے جو آندھی یا طوفان کے صدمہ سے جھکتا نہیں۔ یہی حال کلمہ طیبہ اور اچھی بات کا ہے کہ ہر قسم کی مخالفت کے باوجود اس کے اصول نہ بدلتے ہیں اور نہ اعتراضوں اور نکتہ چینیوں سے متاثر ہوتے ہیں بلکہ اپنی جڑ پر مضبوطی سے کھڑے رہنے والے درخت کی طرح اپنی جگہ سے ہٹتے نہیں۔ اسی طرح جس درخت کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں اس کی عمر بھی لمبی ہوتی ہے۔ یہی حال اس اچھی بات اور کلمہ طیبہ کا ہے۔ جس میں مضبوطی کے ساتھ پائیداری بھی پائی جاتی ہے۔ یعنی وہ پائیدار حقیقتوں سے پُر ہوتی ہے۔

اب انہی امور میں کلمہ خبیثہ کا موازنہ کر کے دیکھ لیجئے!! قرآنی بیان کے مطابق کلمہ خبیثہ کی حالت شجرہ خبیثہ کی سی ہے جس کی جڑھوں کا یہ حال ہے کہ اُجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ کہ اس کو جڑھ سے اکھیڑ دیا ہو۔ نہ صرف یہ بلکہ فرمایا مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ جسے کہیں بھی ثبوت اور سکون نہیں ہے۔ اُسے پائیداری حاصل ہی نہیں۔ ہر آنے والا جھونکا اُسے ادھر سے اُدھر لئے پھرتا ہے۔ جدھر کی ہوا چلی اسی سمت میں اُڑ گیا۔ نہ تو اپنے تنے پر کھڑے رہنے [illegible] میں طاقت ہے اور نہ باد مخالف کا مقابلہ ہی کر سکتا ہے۔ یہی حال کلمہ خبیثہ اور بری بات کا ہے جیسے حالات ہوئے مُرغِ باد نما کی طرح اسی کا رُخ اختیار کر لیا۔

ان دونوں قسم کے موازنہ کے بعد اگلی آیت کریمہ میں فرماتا ہے۔

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۝ (آیت نمبر ۲۸)

اللہ تعالیٰ مؤمنوں کو قولِ ثابت کے ذریعہ دنیا میں اور آخرت میں ہمیشہ ثبات بخشتا ہے۔ اور ظالموں کو ہلاک کرتا رہتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ قولِ ثابت یعنی پائیدار بات وہی ہے جو کلمہ طیبہ کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کی تائید خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت اور وقتاً فوقتاً ظاہر ہونے والی ثابت شدہ حقیقتوں کے ذریعہ ہوتا رہتا ہے۔ جبکہ جادہ اعتدال سے بھٹک جانے والے اس نعمت سے یکسر محروم اور بے نصیب رہتے ہیں۔ اور یہ خدائی تقدیر ہے جو وقتاً بعد وقت اپنے رنگ دکھاتی رہتی ہے۔ بینا لوگ تو اس کو دیکھ کر عبرت پکڑتے ہیں اور جو بصیرت سے محروم ہیں وہ حق شناسی سے بھی محروم و بے نصیب رہ جاتے ہیں۔

قرآن کریم کی بیان کردہ ان اصولی باتوں کو ذہن میں مستحضر کر لینے کے بعد اب آپ صدق جدید لکھنؤ میں شائع ہونے والے ایک شذرہ کو ملاحظہ فرمائیں جو معاصر نے پہلے صفحہ پر شائع کیا جس کا عنوان بالعموم "سچی باتیں" ہی ہوا کرتا ہے۔ نہ معلوم اس اشاعت میں کس مصلحت کی بنا پر اس مستقل عنوان کو چھوڑ کر ایک ضمنی عنوان "قتلِ مرتد" جو اس شذرہ سے مختص ہے، ایک حقیقت افروز مفصل نوٹ ان الفاظ میں شائع ہوا ہے:-

"قتلِ مرتد۔ سِن دراز لوگوں کو یاد ہوگا کہ غالباً ۱۹۲۵ء میں قتلِ مرتد کی بحث مسلم اخباروں میں زور شور سے چلی تھی۔ افغانستان سے خبر آئی تھی کہ وہاں کی حکومت نے شرعی فتویٰ کے مطابق ایک قادیانی کو (غالباً عبداللطیف[1] نام تھا) اس کے ارتداد کی بنا پر سزائے موت دیدی تھی۔ اور اسے سنگسار کر دیا گیا تھا۔ اس پر ہندوستان کے مسلم پریس میں یہ بحث بڑی قوت و شدت کے ساتھ چلی تھی۔ کہنا چاہیئے کہ سارا ہی مسلم پریس بڑے بڑے جیّد علماء کی ماتحتی میں اس سزا کی تائید میں تھا۔ صرف ایک مولانا محمد علی اپنے ہفتہ وار کامریڈ اور روزنامہ ہمدرد میں یہ موقف لئے ہوئے تھے کہ جن حدیثوں سے وجوبِ قتل پر استدلال کیا جاتا ہے ان کی بنیاد قتل بدعقیدگی نہیں بلکہ بغاوت اور حکومتِ اسلامی سے غداری اور سرکشی ہے۔ بحث بہت زن چلی اور پمفلٹ اور کتابچے بھی وجوبِ قتل مرتد پر شائع ہوئے۔

اب سہ ماہی رسالہ اسلام اور عصرِ جدید (دہلی) کا اپریل نمبر آیا۔ اور اس میں ایک قابلِ قدر مضمون مولانا محمد تقی امینی ناظم دینیات علی گڑھ کا نظر سے گزرا۔ ان میں یہ صراحتیں دکھائی دیں:-

مرتد کی سزا کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ کفر و شرک اور اختلافِ مذہب کی بنا پر تھی۔ حالانکہ درج ذیل عبارتوں سے ظاہر ہے کہ یہ ظلم و زیادتی اور بغاوت کی بنا پر ہے۔ فقہ کی مستند کتابوں میں ہے:-

ان القتل باعتبار المحاربة۔ قتل جنگ جوئی کے اعتبار سے ہے۔
(المبسوط جلد ا صفحہ ۱۱۰)

دوسری جگہ ہے:-

فیقتل لدفع المحاربة۔ قتل کیا جائے گا جنگ کے دفعیہ کی غرض سے (ایضاً)

ایک اور جگہ ہے:-

لأن القتل لیس بجزاء علی الردۃ۔ اس لئے کہ قتل مرتد ہونے کی سزا نہیں ہے۔ (ایضاً)

بلاشبہ اسلام میں کفر اور مذہب کی تبدیلی بڑا گناہ ہے لیکن یہ معاملہ اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان ہے۔ حکومت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ حکومت صرف بغاوت کی بنا پر سزا دے سکتی ہے جس میں مسلم و غیر مسلم کی خصوصیت نہیں۔ بلکہ جس کی طرف سے بھی بغاوت پائی جائے گی اس کے خلاف کارروائی ضروری ہوگی۔ (ص۴۱ و ۴۲)

محمد علی صرف اعزازی مولانا تھے۔ مدرسہ نظامیہ فرنگی محل سے اُن کے مرشد مولانا عبد الباری فرنگی محلی نے اعزازی ڈگری انہیں دلا دی تھی۔ اور فقہ کی باضابطہ تعلیم تو انہوں نے ایک دن کے لئے بھی نہیں پائی تھی۔ کتنی اشراقیت آجاتی ہے مزاج شناسی رسول کی دولت گھر بیٹھے ہی حاصل ہو جاتی ہے۔ بقول عارف رومی ؎

بینی اندر خود علوم انبیاء
بے کتاب و بے معید و اوستا

آج زندہ ہوتے تو اپنی تائید ایک فاضلِ شریعت کے قلم سے دیکھ کر کس درجہ خوش ہوتے۔"
(صدق جدید ۲۶ ۵/۷۲ صفحہ اوّل)

دیکھا آپ نے کس طرح ایک وقت میں جیّد علماء تک جادہ اعتدال سے پھسل گئے اور مولانا محمد علی نے حق بات کی تائید کی اور کم و بیش نصف صدی بیت جانے کے بعد انہی میں سے ایک "عالم" اُٹھتے ہیں اور فقہ کی مستند کتب سے مسئلہ کی حقیقت پیش کرتے ہیں۔ مولانا امینی صاحب ناظم دینیات علی گڑھ نے فقہ کی جن مستند کتابوں سے اپنے مضمون میں استناد کیا ہے، ظاہر ہے کہ نصف صدی قبل بھی یہ سب کتب موجود تھیں۔ مگر "جیّد علماء" کی عقلوں پر ضد اور تعصب کا بھوت سوار تھا۔ کلمۂ حق منہ پر لانے کی بجائے ایک کے بعد دوسرا ظلم و تعدی کی تائید کرتا چلا گیا۔ ان نام نہاد دار العلوموں کے فارغ التحصیل "علماء" کے مقابل پر اُنہی میں سے

(باقی دیکھئے ص۱۱ پر)

[1] حاشیہ: معاصر کو سہو ہوا ہے یہ مولوی نعمت اللہ صاحب تھے جنہیں ۱۹۲۴ء میں امیر امان اللہ خان کے حکم سے کابل میں نہایت درجہ ظالمانہ طریق پر سنگسار کر دیا گیا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ان دنوں مسجد فضل لنڈن کے افتتاح کے لئے انگلستان میں تشریف فرما تھے اور یہ دلخراش خبر حضور کو اسی جگہ پہنچی۔ مولوی نعمت اللہ صاحب اس وقت بالکل جوان تھے مگر پتھروں کی بارش میں انہوں نے قربانی کا وہ اعلیٰ نمونہ دکھایا جو دنیا میں بہت کم لوگ دکھاتے ہیں۔ اللّٰھم ارفع درجاتہ فی اعلیٰ علیّین۔ (بدر)

جب سے انسان پیدا ہوا دُنیا میں حقیقی محبت کا پیغام کبھی ناکام نہیں ہوا

اُخروی زندگی پر ایمان پختہ ہو تو انسان ہر قسم کی قربانی بشاشت سے دے سکتا ہے

اِسلام کی عیسائیت کے خلاف اصل جنگ اِس وقت مغربی افریقہ میں ہو رہی ہے

ربوہ میں احمدی ڈاکٹروں کے ایک اجتماع میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب فرمودہ ۳۰ اگست ۱۹۷۱ء

ہم احمدی مسلمان ہیں۔ ہمارا یہ یقین ہے کہ زندگی موت کے ساتھ ختم نہیں ہوتی۔ بس چلتے چلتے ایک آن کو پھلاندا اور اگلی زندگی میں چلے گئے۔ بالعموم ڈاکٹر صاحبان دس سال یا ۲۰ سال یا ۳۰ سال Active life سے ریٹائر ہو کر یا مکھیاں مارتے ہیں یا جلدی مر جاتے ہیں یا خدمتِ انسان کا کام شروع کر دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈال دیتا ہے۔ وہ اور بھی زیادہ مفید وجود بن جاتے ہیں۔ بہرحال ابدی زندگی کے مقابلے میں یہ ۲۵/۳۰ سال کوئی چیز نہیں۔ بس یہ تو وہ نسبت ہی نہیں ہے جو ایک طالب علم کی طالب علمی کی زندگی اور بعد کی Active life کی نسبت ہے۔ اس سے کہیں زیادہ عزت ملتی ہے۔ کیونکہ یہ نہ ختم ہونے والی زندگی ہے مگر انسان کی اس دنیا کی زندگی ختم ہو جاتی ہے وہ ۲۰ / ۳۰ سال کے اندر جو قربانیاں دے گا اوّل تو بہتوں کو اللہ تعالیٰ اس دنیا میں بھی نوازتا ہے۔ اس لئے اگر ساری عمر قربانی دینی پڑے، تب بھی یہ کوئی گھاٹے کا سودا نہیں ہے۔ اور جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا ہے اس پر صحابہ رضوان اللہ علیہم کو اتنا یقین تھا کہ آدمی حیران ہو جاتا ہے۔ بے شمار مثالیں ہماری تاریخ نے محفوظ کی ہیں۔ ایک مثال تو بڑی ہی حسین ہے (مَیں تو حیران ہو گیا ہوں (ابھی تاریخی لحاظ سے پوری تحقیق میرے سامنے نہیں آئی۔ ایک آدمی کو مَیں نے لگایا ہوا ہے کہ اس واقعہ کا مستند حوالہ مجھے بتائے)

حضرت سعدؓ بن وقاص

بڑے پرانے تربیت یافتہ بزرگ صحابی تھے۔ ایرانیوں کے خلاف اصل جنگیں ان کی قیادت میں جیتی گئی ہیں۔ ایک موقعہ پر انہوں نے ایک دریا عبور کرنا تھا۔ جس پر ایک پُل تھا اور اس کی حفاظت ضروری تھی۔

حضرت سعدؓ بن وقاص نے اپنے چند سو گھوڑ سواروں کا ایک ہراول دستہ آگے بھیج دیا کہ وہ جا کر اس پُل پر قبضہ کر لیں اور انہیں یہ ہدایت کی کہ دشمن کے ساتھ لڑنا نہیں، ہم پیچھے پیچھے آ رہے ہیں فوج کو آنے میں تو بہرحال وقت لگتا ہے۔ اس ہراول دستے کا جرنیل بڑا دلیر آدمی تھا۔ راستے میں ایرانیوں کی فوج کا کوئی دستہ مل گیا۔ اس نے اس پر حملہ کر دیا۔ اور اس کے ساتھ لڑائی میں ملوث ہو گئے اور بروقت پُل پر نہ پہنچ سکے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایرانیوں کو اس کا پتہ لگ گیا کہ مسلمانوں کی فوج پچھلے شہر کو فتح کر کے ہماری طرف آ رہی ہے تو انہوں نے وہ پُل اڑا دیا۔ اور پُل اڑا کر اپنے آپ کو محفوظ سمجھ کر قلعہ بند ہونے کی بجائے باہر دریا کے کنارے بڑے مزے سے تماشا دیکھنے کے لئے اکٹھے ہو گئے۔ وہ سمجھتے تھے کہ پُل ہم نے اڑا دیا ہے۔ مسلمان آئیں گے اور ان کی جو حالت ہو گی اسے ہم دلچسپی سے دیکھیں گے۔ چنانچہ حضرت سعدؓ بن وقاص گھوڑے پر سوار آگے آگے آ رہے تھے جب وقت اس مقام پر پہنچے جہاں پُل ہوا کرتا تھا تو دیکھا پُل ہے نہیں تو آرام سے ایک لحظہ کی ہچکچاہٹ کے بغیر چلتے چلتے اپنا گھوڑا دریا میں ڈال دیا۔ اور جو کئی ہزار گھوڑ سوار فوج پیچھے آ رہی تھی انہوں نے جب دیکھا کہ ان کے سپہ سالار نے گھوڑا دریا میں ڈال دیا ہے تو انہوں نے بھی اپنے گھوڑے دریا میں ڈال دیئے۔ ایرانی ہکا بکا ہو کر دیکھتے ہی رہ گئے۔ کہ انہوں نے وہ دریا پار کر لیا۔ وہ تو قلعہ بند نہیں ہوئے تھے اس خیال سے کہ انہوں نے پُل اڑا دیا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایرانیوں کو بڑی خطرناک شکست نصیب ہوئی۔ اور غالباً یہ آخری زبردست جنگ تھی جس نے ایرانیوں کی قسمت کا فیصلہ کر دیا۔

اب یہ حسن عمل کہ وہاں آ گئے ہیں اور دریا میں گھوڑے ڈال دیئے ہیں۔ کامل توکّل کے بغیر ممکن نہیں۔ غرض ہزار قسم کے خطرے تھے۔ لیکن انہوں نے کوئی پرواہ نہیں کی۔ یہی سوچا ہو گا کہ زیادہ سے زیادہ یہی ہو سکتا ہے کہ کچھ آدمی شہید ہو جائیں گے۔ یہ اُن کے

پختہ ایمان کی علامت

ہے۔ یہی پختہ ایمان اپنے دلوں میں پیدا کرنے کی ہمیں بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے بڑے زبردست وعدے دیئے ہیں۔ جن کے متعلق ایک زاویۂ نگاہ یہ بھی ہے کہ اتنے ہی زبردست وعدے دیئے ہیں جو صحابہؓ کو دیئے گئے تھے۔ اس وجہ سے بھی آپ نے فرمایا کہ:-

صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا

امتِ محمدیہ کے پہلے حصے کو جو وعدے دیئے گئے تھے وہی وعدے اب امتِ محمدیہ کے اس حصے کو بھی دیئے گئے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ نے اپنے اسی سالہ دَور میں ان وعدوں کو پورا ہوتے دیکھا۔ ہزار مخالفت ہوئی اور ہزار مخالفت نے ناکامی کا منہ دیکھا۔ مَیں اپنے نوجوانوں کو کہتا ہوں کہ کیا تم یہ نہیں دیکھتے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ گنتی کے چند آدمی بھی نہیں تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود ایک جگہ یہ تحریر فرمایا ہے کہ اس وقت جبکہ کسی ایک آدمی نے بھی میری بیعت نہیں کی تھی۔ (البتہ میرے چند دوست تھے) اس وقت مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی نے دو سو چوٹی کے مولویوں کو اپنے ساتھ ملا کر کفر کا فتویٰ دیا اور آپ کو واجب القتل ٹھہرایا اور لکھا کہ جو آپ کو قتل کر دے گا وہ ثواب کمائے گا۔ اس فتویٰ نے ہندوستان میں ایک ہنگامہ بپا کر دیا۔ اور لوگوں کو آپ کے خلاف بھڑکایا اس وقت اُن کے کفر کے فتوؤں نے کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔ تو اب کیا پہنچائیں گے۔ ہم تو کفر کے فتوؤں کی بوچھاڑ میں کہیں سے کہیں پہنچ گئے۔ ساری دنیا میں اب احمدیت پھیل گئی۔ یہ حماقت ہی ہے کہ کوئی یہ سمجھے کہ پاکستان میں احمدیوں کو قتل کر کے لوگ احمدیت کو مٹا سکتے ہیں۔ یہ سمجھنا سراسر حماقت ہے۔ کیونکہ احمدیت صرف پاکستان ہی میں نہیں۔ ایک لاکھ پینسٹھ ہزار بالغ احمدی تو صرف غانا میں اُن کی حکومت کی مردم شماری کے لحاظ سے ۱۹۶۰ء میں تھے۔ غانا ویسٹ افریقہ کا ایک ملک ہے اس کے علاوہ کئی دوسرے ملکوں میں بھی بڑی بڑی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ پس جب بھی لوگوں نے ہمارے خلاف شور مچایا ہماری جماعت مضبوط ہوئی۔ چنانچہ ۱۹۵۳ء کے بعد کئی سو نئی جماعتیں بنی ہیں۔

ہمارے اس علاقہ میں بھی ایسی بیسیوں جماعتیں ہیں جو ۱۹۵۳ء کے بعد بنی ہیں۔ ایسا ایک وقت میں تھے ایسے ۳، ۴، ۴، ۴ آدمی یا بعض دفعہ اکیلی جماعتیں ملتی ہیں جو کہتی ہیں کہ وہ ۱۹۵۳ء کے احمدی ہیں۔ احمدیوں کے گھروں کو آگ لگایا کرتے تھے۔ اور جلوس میں جا کر شامل ہوتے تھے۔ لیکن ایک دن اللہ تعالیٰ نے ان کے دماغ کو جھنجھوڑا اور ان کو خیال پیدا ہوا کہ جس جماعت کی ہم مخالفت کر رہے ہیں۔ آؤ پتہ تو کریں یہ جماعت کیسی ہے؟ اس کے عقائد کیا ہیں۔ چنانچہ پہلے اندھیرے میں ہماری مخالفت کر رہے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے دل میں احمدیت کی کتابیں پڑھنے کی تحریک پیدا ہوئی تو انہیں حق نظر آ گیا۔ اور پھر وہ احمدی ہو گئے۔ پس ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔ پختہ ایمان کے ساتھ آگے بڑھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے

بڑی کھلی شاہراہ

کھولی ہے۔ البتہ انفرادی قربانی ضرور دینی پڑے گی کیونکہ یہ کبھی ہوا ہی نہیں کہ کوئی قوم قربانی دیئے بغیر ترقی کر سکی ہو۔

غرض اصبط ونظم کو ضرور قائم کرنا پڑے گا۔ احمدیت کے اندر رہتے ہوئے اطاعت ضرور کرنی پڑے گی۔ اگر تو کوئی ڈکٹیٹر آپ کے اُوپر حکم چلا رہا ہو تو پھر تو آپ کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہو سکتا ہے، ہم اس کی کیوں اطاعت کریں؟ لیکن اگر اللہ تعالیٰ آپ کو ایسا خلیفہ دے جو آپ سے پیار کرنے والا ہو تو اگر آپ اس کی اطاعت سے گھبرائیں تو یہ علاوہ اور بہت ساری برائیوں کے جہالت بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو بہت بڑے وعدے دیئے ہیں جنہیں ہم ساری دنیا میں پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ انگریزوں نے ایک وقت میں یہ کہا تھا کہ ان کی وسیع و عریض برٹش کامن ویلتھ پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ وہ زمانہ ختم ہو گیا۔ اب برٹش کامن ویلتھ پر سورج غروب ہوتا ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ پر

سُورج غروب نہیں ہوتا

لیکن خالی یہ چیز نہیں ایک اور چیز بھی ہے جس کا انگریز دعویٰ نہیں کر سکتے تھے لیکن جس کا جماعت احمدیہ دعویٰ کر سکتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہر صبح کو جب سُورج طلوع ہوتا ہے تو جماعت کو پہلے سے زیادہ کثیر اور پہلے سے زیادہ مضبوط دیکھتا ہے۔ اگر سورج کو زبان دی جائے تو وہ گواہی دے گا کہ ہر صبح کو مَیں یہ دیکھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ پہلے سے زیادہ مضبوط ہو چکی ہے۔ اور پہلے سے زیادہ کثیر ہو چکی ہے۔ مثلاً افریقہ سے روزانہ بیعتیں آتی رہتی ہیں۔ ہمارے غیر مبائعین کے سالانہ جلسہ میں پچھلے سال جتنے آدمی اکٹھے ہوئے تھے ان سے زیادہ مَیں ایک ایک دن بیعت فارموں پر دستخط کرتا ہُوں۔ اللہ تعالیٰ کا اتنا فضل ہے۔ لیکن پھر بھی ہم کہتے ہیں لَا فَخْرَ یہ ہماری کسی خوبی کی وجہ سے نہیں۔ ہم تو بڑے ہی کمزور اور عاجز ہیں۔ ہمارے پاس دنیا کا سہارا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہمارا کام کر رہے ہیں اور ثواب ہمیں مل رہا ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے ورنہ آپ کیا قربانی دیتے ہیں۔

جب تحریک جدید شروع ہوئی تو شاید لاکھ ڈیڑھ لاکھ کا سارا بجٹ تھا۔ جس میں سے اکثر حصّہ یہاں خرچ ہوتا تھا۔ دفتر کے اخراجات ہیں۔ مبلغوں کی ٹریننگ ہے۔ کتابوں کی اشاعت کا کام ہے میرے خیال میں اتنے بجٹ میں سے غیر ممالک میں خرچ کرنے کے لئے بمشکل ۲۵ یا ۳۰ ہزار روپیہ ہوگا اور یہ بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ذریعہ اللہ کا ایک بہت بڑا معجزہ ہم نے دیکھا ہے کہ اس کے باوجود احمدیت کو شاندار ترقیات عطا ہوتی رہی ہیں۔ ۱۹۴۵ء تک اگرچہ غیر ممالک میں جماعتیں تو قائم ہو چکی تھیں۔ لیکن انہیں ابھی تک چندہ دینے کی عادت نہیں پڑی تھی اس لئے یہیں سے خرچ ہوتا رہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہمارے بعض بڑے بزرگ لوگوں نے چار آنے چندہ دیا۔ آپ نے ان کا نام اپنی کتابوں میں لکھ دیا جس کے نتیجہ میں ان کو قیامت تک جماعت کی دعاؤں کی وجہ سے بھی ثواب ملتا رہے گا۔ گو چندہ ان میں سے کسی کا چار آنے، کسی کا آٹھ آنے اور کسی کا ایک روپیہ ماہوار تھا۔ اور ان کا نام لکھ کر انہیں اس لئے اہمیت دی گئی کہ اس وقت امتِ مسلمہ اسلام کی راہ میں ایک دھیلہ خرچ کرنے کے لئے تیار نہیں تھی۔ چنانچہ ان کی اس پاک عادت کے مقابلہ میں ہم آنہ دینا واقعی بڑی بات تھی۔ پھر ایک وقت آیا کہ انہوں نے خدا کی راہ میں اسلام کی سربلندی کے لئے اپنی ہر چیز قربان کر دی۔ مجھے پتہ ہے اور آپ کو علیٰ وجہ البصیرت بتا رہا ہوں کہ ایک شخص جو قادیان میں شروع زمانہ میں بڑے اخلاص سے کام کرتا تھا اور جسے پانچ روپیہ ماہوار گذارہ ملتا تھا اور اس کے آٹھ بچے

لڑکے تھے چنانچہ اب ایک ایک لڑکے کو ۳، ۳-۴، ۴ ہزار روپے ماہوار آمد ہوتی رہی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ تو اس دُنیا میں بھی کسی کا قرض نہیں چھوڑتا۔ البتہ قربانی ضرور لیتا ہے تاکہ وہ آزمائش کرے کہ کون اپنے عہد میں پکا ہے اور کون کمزور اور ٹوٹنے والا ہے۔ لیکن یہ کہ وہ ہمیں اس دنیا میں چھوڑ دے یہ نہیں ہو سکتا۔

شروع میں تحریک جدید کا شاید لاکھ یا ڈیڑھ لاکھ روپیہ جمع ہوا تھا۔ لیکن اب مَیں نے انگلستان میں جب "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کی تحریک کی تو پونے گھنٹے کے قریب میں پہلے دن اپنے بھائیوں کے ساتھ مسجد میں بیٹھا ہوں اور اس وقت میرے خیال میں انگلستان کی ساری احمدی آبادی کا پانچواں یا ساتواں حصّہ جمع تھا۔ سارے احباب تو ویسے بھی آ نہیں سکتے۔ کیونکہ دور دراز علاقوں یا شہروں میں رہتے ہیں کسی کو چھٹی نہیں ملتی۔ اس پونے گھنٹے میں سترہ ہزار سے زیادہ کے وعدے ہو گئے تھے۔ اور پھر دوبارہ اتوار کے روز ایک گھنٹے کے قریب مَیں ان میں دوبارہ بیٹھا ہوں۔ جس کے نتیجہ میں یہ وعدے ۳۲ ہزار پونڈ تک پہنچ گئے۔ اور جب مَیں وہاں سے روانہ ہوا ہوں تو ۴۰ ہزار کے وعدے ہو چکے تھے۔ پس کجا وہ زمانہ کہ بار بار تحریک کی گئی اور سارے سال میں لاکھ ڈیڑھ لاکھ روپے اور کجا یہ کہ ڈیڑھ دو گھنٹے میں ۴۰ ہزار پونڈ یعنی نو لاکھ روپے کے قریب وعدے ہو گئے۔

مَیں انگلستان میں قیام کے دوران چند دنوں کے لئے سپین چلا گیا یہ بھی ایک برکت ہے میرے پیچھے لوگوں نے وعدے کئے اور نہ نقد پیسے دیئے۔ مَیں جب سپین سے واپس آیا تو امام رفیق کو خیال آیا کہ دس ہزار پونڈ نقد میری واپسی تک جمع نہیں ہو سکیں گے مجھے کہنے لگے کہ یہ جو آپ نے ٹارگٹ مقرر کیا ہے دس ہزار پونڈ نقد جمع کرنے کا (اس وقت تک ۸ ہزار پونڈ نقد رقم جمع ہو چکی تھی) وہ پورا نہیں ہوگا۔ آپ مجھے ایک ماہ کی مہلت دیں۔ مَیں نے کہا کیسے نہیں جمع ہوں گے۔ جب اللہ تعالیٰ نے میرے منہ سے نکلوایا ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اپنے فضل سے میری بات پوری کرے گا۔ چنانچہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جب مَیں وہاں سے روانہ ہوا تو دس ساڑھے دس ہزار پونڈ نقد جمع ہو گیا تھا الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ میرا خیال تھا کہ بہت سے ایسے دوست ہیں کہ جو انتظار کر رہے ہیں کہ مَیں سپین سے واپس آؤں اور وہ میرے ہاتھ میں چیک دیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح شاید انہیں زیادہ ثواب مل جائے گا۔ چنانچہ بہتوں نے بڑی قربانی کرکے رقمیں دی تھیں۔ اب بھی مَیں یہاں سے ایک خط کے ذریعہ سے تحریک کر رہا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ اب تک جو گیارہ ہزار سے اُوپر نقد جمع ہو چکے ہیں کہ جلد از جلد بیس ہزار پونڈ تک پہنچ جائیں تاکہ کسی سٹیج پر روک پیدا نہ ہو۔ یہاں سے تو ہم ایک پیسہ بھی

باہر نہیں بھیج سکتے۔ ہمیں قانوناً اجازت نہیں ہے لیکن یہاں بہت سارے کام ہیں مثلاً یہاں سے جو آدمی جائیں گے ان کے کرایہ وغیرہ پر خرچ ہوگا میرے خیال میں اگر سارے استاد اور ڈاکٹر بھیجے جائیں تو اس پر دو اڑھائی لاکھ روپیہ خرچ ہو جائیگا بعض لوگوں کا یہ خیال تھا کہ یہ رقم INVEST کرکے اس کی آمد سے خرچ کیا جائے۔ یہ میری سکیم نہیں ہے۔ یہ میرا وہ سرمایہ نہیں ہے جس کی آگے آمد سے افریقہ میں خرچ کرنا ہے۔ بلکہ اس سارے سرمایہ کو لگا دینا ہے۔ اور اگر میں ۴۰ ہیلتھ سنٹر کھولنے میں کامیاب ہو جاؤں اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے میرے ساتھ تعاون کرنے کی تو جو پہلے ہیلتھ سنٹرز کا تجربہ ہوا ہے اسکے مطابق ایک لاکھ پونڈ سالانہ کی NET SAVING بھی ہو سکتی ہے۔ اور اگر ہم اس سرمایہ کو INVEST کر دیں گے تو ہمیں دس ہزار پونڈ سالانہ آمد ہوگی۔ لیکن اگر ہم اس سرمایہ کے ذریعہ ہیلتھ سنٹرز کھول لیتے ہیں تو جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے اللہ تعالیٰ اس میں دنیوی لحاظ سے بھی برکت ڈالے گا۔

آپ اپنے بیٹے یہاں دے جائیں۔ آپ میری ان باتوں سے سمجھ گئے ہوں گے کہ جس حد تک ممکن ہو سکتا ہے مَیں ڈاکٹروں پر کم سے کم بوجھ ڈالنے کی کوشش کروں گا۔ مثلاً اگر کسی کے حالات ایسے ہیں کہ وہ باہر نہیں جا سکتا اور اس نے ہمارے ساتھ پانچ سال کا معاہدہ کر رکھا ہے تو اگر مجھے اس کی ضرورت نہ پڑی تو نہیں بھیجوں گا اور اگر مجھے اس کی ضرورت پڑ گئی تو مَیں اس کو کہوں گا کہ معاہدے کی شق سے فائدہ اٹھاؤ کہ اگر بیچ میں چھوڑنا ہے تو اتنا حرجانہ دے دو اور آزاد ہو جاؤ۔ لیکن ایک حصّہ بہرحال قربانی کا ہے۔ اگر وہ قُربانی نہ ہو تو آپ کو وہ ثواب نہیں ملیگا۔ میری یہ دعا ہے کہ آپ کو بھی دُوسروں کے ساتھ بے حد ثواب ملے۔ لیکن جو باتیں مَیں نے

اخلاص اور دُعا

وغیرہ کے متعلق کی ہیں آپ ان کا ضرور خیال رکھیں۔ ہمارے میڈیکل ہیلتھ سنٹر کا جو ڈاکٹر ہے لوگ اس کو مُبلغ بھی سمجھتے ہیں اس لئے آپ کو وہاں جانے سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں اچھی طرح سے پڑھنی پڑیں گی۔ مثلاً وہاں عیسائیت کے ساتھ مقابلہ ہے یا دہریت کے ساتھ مقابلہ ہے بعض ملکوں میں تو بڑی بھاری اکثریت مشرکوں کی ہے مثلاً لائبیریا ہے یہاں بہت سے مشرک پائے جاتے ہیں یہاں کے پریزیڈنٹ ٹب مین تھے انہوں نے ہمیں سو ایکڑ زمین دینے کا وعدہ کیا تھا لیکن انہوں نے ڈیڑھ سو ایکڑ زمین دینے کا حکم دے دیا ہے۔ یعنی ڈیڑھ گنا زیادہ۔ لائبیریا میں حکومت کے اعداد و شمار کے مطابق ۱۳ فیصدی عیسائی ہے۔ اور ۲۵ فی صدی مسلمان ہیں اور باقی ۶۲ فی صدی پیگن یعنی مشرک ہیں۔ مختلف علاقوں میں مختلف قسم کی رسوم کے پابند ہیں۔ مسلمانوں کا خیال ہے کہ یہ اعلان غلط ہے ان کے خیال میں ۵۰ فیصد

مسلمان ہیں اور ۱۳ فیصدی عیسائی اور باقی مشرک ہیں۔ مَیں نے کہا کہ تمہیں حکومت کے خلاف کہنے کی کیا ضرورت ہے تم کوشش کرکے ۲۵ فیصدی پیگن یعنی مشرکوں میں سے مسلمان بنالو تو وہ اس بات کو تسلیم کرنے پر مجبور ہوں گے کہ مسلمان اکثریت میں ہو گئے ہیں۔ اور احمدی اگر اتنے ہو جائیں تو غیر احمدی تو آپس کے جھگڑوں میں مبتلا ہیں۔ وہ اپنے حقوق کو حاصل نہیں کر سکتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ احمدی کو یہ توفیق دیتا ہے کہ وہ دلیری کے ساتھ اپنے حقوق کو منواتا ہے اور لوگ ان کے حقوق دیتے ہیں۔ انہیں یہ سمجھ ہے کہ اگر احمدیوں کے حقوق مارے گئے تو ہمارے لئے مشکل پڑ جائیگی اگر ہم ایسے ملکوں میں مثلاً مشرکوں میں سے ۲۵ فیصدی احمدی کر لیتے ہیں تو پھر وہ ملک کی اکثریت ہونے کی وجہ سے حکومت میں اسی نسبت سے اثر و رسوخ بڑھے گا اور ہماری تبلیغ اسلام کا کام بڑا تیز ہو جائے گا۔

مَیں نے اپنے

ایک خطبہ جمعہ میں

بھی کہا تھا کہ اسلام کی عیسائیت کے خلاف اصل جنگ اس وقت ویسٹ افریقہ میں ہو رہی ہے۔ کیونکہ اسلام کو چھوڑ کر باقی دنیا اس وقت مذہبی لحاظ سے دو حصّوں میں بٹی ہوئی ہے۔ ایک حصّے پر دہریت کا لیبل لگا ہوا ہے۔ دہریت والے حصّے کو تو چھوڑ دیں کیونکہ انہوں نے مذہب کو خیر باد کہنے کا اعلان کر دیا ہے۔ لیکن جہاں تک عیسائیت کے لیبل کا تعلق ہے اب یورپ بھی عیسائی نہیں رہا جو کسی زمانے میں ہوا کرتا تھا۔ جیسا کہ مَیں پہلے بھی بتا چکا ہوں۔ ایک انگریز صحافی کے ایک سوال کے جواب میں مَیں نے اُسے بتایا تھا کہ تمہارے گرجے کے سامنے For Sale کا بورڈ مَیں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ تمہاری نئی پود عیسائیت سے کوئی دلچسپی نہیں لے رہی۔ لیکن ان پر عیسائیت کا لیبل لگا ہُوا ہے۔

اب ویسٹ افریقہ میں عیسائی بڑا زور لگا رہے ہیں کہ وہاں وہ کامیاب ہو جائیں۔ کیونکہ ان کو یہ نظر آ رہا ہے کہ یہ قومیں جس مذہب میں چلی گئیں دُنیا میں اس کا بڑا اثر ہوگا اور یورپ سے وہ مایوس ہو چکے ہیں۔ انگلستان سے وہ مایوس ہو چکے ہیں۔ امریکہ سے وہ مایوس ہو چکے ہیں صرف لیبل ہے اِلَّا مَاشَاءَ اللہ۔ بعض لوگ دیانتداری سے عیسائیت پر ایمان رکھنے والے بھی ہوں گے لیکن ان کی تعداد نسبتاً بہت کم ہے لیبل والا حصّہ بہت زیادہ ہے۔ اس لئے اب افریقہ میں عیسائیت کے ساتھ ہماری جنگ ہو رہی ہے۔ اگر ہم یہ جنگ جیت جائیں تو دُوسرے ممالک میں جو عیسائیت کے لیبل والے ہیں۔ ان میں بھی جیت جائیں گے۔

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک

عظیم نعرہ لگایا تھا قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ (الکہف آیت ۱۱۱) مسلمان اس بات کو بھول گئے

اتنے بڑے نبی کی زبان مبارک سے

یہ نعرہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ یہ بہت عظیم نعرہ ہے۔ فرمایا میں تمہارے جیسا انسان ہوں اور تم میرے جیسے انسان ہو۔ بحیثیت انسان ہم سب برابر ہیں۔ یہ نعرہ اس وقت ہم احمدیوں کا نعرہ ہے غیر احمدیوں کا تو یہ نعرہ نہیں ہے کیونکہ انہیں آپس میں بھی ایک دوسرے سے نفرت اور حقارت ہے۔ بڑا دکھ ہوتا ہے۔ لیکن ہمارے اندر اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی جھگڑا نہیں گو منافق ضرور ہیں

بہر حال افریقہ میں بہت سی باتیں غور طلب ہیں۔ ہم نے اپنی عملی زندگی میں مساوات کو قائم کرنا ہے۔ مثلاً وہاں غانا میں شیطان نے آٹھ دس احمدیوں کے دل میں یہ خیال پیدا کیا کہ اب ہمارا افریقن غانین ربوہ جاکر شاہد کی ڈگری لے کر آیا ہے۔ آٹھ دس سال وہاں پڑھا ہے اس کو ہمارے ملک کا انچارج بننا چاہیئے مشنری انچارج اسی مبلغ کو ہونا چاہیئے۔ ایک پاکستانی کو کیوں انچارج بنا رہا ہے۔

یہ بہت بڑی جماعت ہے۔ میں نے بتایا ہے کہ پونے دو لاکھ کے قریب بالغ احمدی ۱۹۶۰ء میں تھے۔ گو اس قسم کا خیال رکھنے والے آٹھ دس تھے۔ لیکن وہ پڑھے لکھے اور عہدیدار تھے شیطان نے ان کے دلوں میں یہ بات پیدا کر دی مجھے اس کا پتہ لگا تو میں کسی کو سختی سے اور کسی کو نرمی سے سمجھاتا رہا۔ پہلے تو میں نے سمجھا کہ عبد الوہاب جس کا وہ نام لے رہے تھے اس کو کہیں خراب نہ کریں۔ وہ بڑا مخلص اور کام کرنے والا افریقن مبلغ ہے۔ اس سے میں نے کہا کہ بات یہ ہے کہ ہم تو

بین الاقوامی سطح پر

سوچتے ہیں کیونکہ ہمیں یہ بتایا گیا ہے قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ سارے انسان بحیثیت انسان برابر ہیں۔ میں تو یہ سوچ رہا ہوں کہ تمہیں غانا کا مشنری انچارج نہیں بلکہ سکاٹ لینڈ یا کسی اور علاقہ کا مشنری انچارج بنا دوں اور تم سوچ رہے ہو کہ Ghanian for Ghana۔ تمہارا یہ انداز فکر احمدیت کا انداز فکر نہیں ہے۔ خیر وہ تو بڑا مخلص ہے۔ اس کے دماغ میں کیڑا نہیں تھا میں تو اس کو اس خیال سے بچانا چاہتا تھا۔ پھر میں نے دوسروں کو بھی سمجھایا۔ ایک نوجوان اچھے بڑے عہدہ پر کام کرتا ہے۔ ڈیڑھ دو ہزار روپے تنخواہ لینے والا ہے۔ جس وقت میں نے غانا سے روانہ ہونا تھا اس کی کہیں باہر جانے کی ڈیوٹی لگ گئی تو وہ اس ہوٹل میں الوداع کہنے کے لئے آ گیا۔ جہاں ہم ٹھہرے ہوئے تھے۔ اور کہنے لگا کہ افسوس ہے میں ایئر پورٹ پر نہیں آ سکتا اس لئے میں یہاں آ گیا ہوں۔ ہمارے مبلغ انچارج نے مجھے بتایا کہ یہ بھی ان آٹھ دس میں شامل ہے۔ چنانچہ میں نے اسے ایک طرف لے جا کر کہا کہ تم احمدیت کی سوچ کے خلاف یہ کیا سوچ رہے ہو۔ میں تو یہ سوچ رہا ہوں کہ تمہارے آدمیوں کو باہر لے جا کر یورپ کے کسی ملک کا انچارج بنا دوں اور تم یہ سوچ رہے ہو Ghanian for Ghana میں نے جب ذرا سختی سے یہ کہا تو اس نے بچوں کی طرح ہچکیاں لے لے کر رونا شروع کر دیا۔ اور اسے اپنے اوپر بالکل قابو نہ رہا۔ اس کا رو رو کر بُرا حال ہو گیا۔ پھر میں نے اسے گلے لگا لیا۔ اور اس کی گردن پر پیار کیا۔ مگر پھر بھی اس کا رونا بند نہ ہوا۔ پھر میاں مبارک احمد صاحب سے جو اس نے کہا کہ حضرت صاحب کے پاس ہمارے انچارج نے میری شکایت کر دی ہے غرض وہ بڑی سعید روحیں ہیں اور وہ لوگ اخلاص سے بھرے ہوئے ہیں لیکن ہمارا

مساوات کا خالی دعوےٰ کافی نہیں

ہے۔ اس طرح آج نہیں تو کل شیطان کسی اور کے دماغ میں یہ کیڑا پیدا کر دے گا۔ اس واسطے میں نے غانا میں کماسی کے مقام پر ہمارے جو افریقن ہیڈ ماسٹر ہیں (ہمارا یہ سکول بہت اعلیٰ درجہ کا ہے) اس کو میں نے کہا کہ میرا دل تو کرتا ہے کہ میں تمہیں پاکستان کے اپنے کسی ہائی سکول کا ہیڈ ماسٹر لگا دوں کیونکہ جب تک ہم عملاً ان سے یہ سلوک نہیں کریں گے۔ اس وقت تک ہمارا یہ دعوےٰ آج نہیں، تو کل ضرور کھوکھلا نظر آئے گا۔

وہ پیار کے بڑے بھوکے ہیں اور اس کے وہ حقدار بھی ہیں۔ تو میں جو رد کے ایک ... پیرامونٹ چیف جس کا اب مجھے خط ملا ہے اور اس میں اس نے لکھا ہے کہ میں نے آپ کے تو میں آنے پر اپنے پندرہ آدمی بطور آبزرور بھیجے تھے جن میں اکثر غیر احمدی تھے۔ اور میں ان کے ذریعہ یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ آپ لوگوں سے کیسے سلوک کرتے ہیں انہوں نے آکر مجھے

بڑی اچھی رپورٹ

دی ہے۔ خصوصاً یہ چیز میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ پیار کرنے کا کیا اثر ہوتا ہے اس بات کا مجھ پر بڑا اثر ہے کہ آپ نے ان سے معانقہ کیا ہے۔ اب معانقہ کرنے پر انسان کا کیا خرچ آتا ہے۔ لیکن یہ چیز بڑا ہی اثر پیدا کرتی ہے۔ ان کے بچوں کو پیار کرنے سے ان کو گلے لگانے سے ان کی غیر ملکیوں کے خلاف جو نفرت اور حقارت ہے وہ ایک لمحہ میں دُھل جاتی ہے۔ لیکن اسے ہم نے عملاً ثابت کرنا ہے۔ اب تو حالات ایسے نہیں لیکن وہ وقت دور نہیں جب ہمارے بیس بیس افریقن غیر ملکوں کے مشنوں میں بھجوائے جائیں گے۔ اب مثلاً نجی سے وہاں سے مجھے کل ہی خط آیا ہے کہ کوئی افریقن مشنری کو یہاں بھجوائیں کیونکہ یہاں افریقن بھی آباد ہیں۔ بلکہ مقامی باشندے شاید افریقن نسل سے ہی ہیں۔ اور وہ افریقن مبلغ ان کے ساتھ ملے اور تبلیغ کرے تو بڑا اچھا اثر ہوگا۔

پس یہ مساوات کا سبق بھی ہم نے ہی ان قوموں کو دینا ہے۔ یہ جو اپنے آپ کو بڑی مہذب قومیں کہتے ہیں وہ یہ نہیں سمجھے کہ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کا نعرہ

قرآنِ کریم کے مطابق

حضرت عیسیٰؑ نے بھی لگایا تھا۔ سارے رسول یہی کہتے آئے ہیں لیکن ان کی جو قومیں تھیں وہ بعد میں خراب ہو گئیں۔ چنانچہ یہ عیسائی قومیں اپنے آپ کو مہذب کہتے ہوئے بھی انسانی مساوات پر عمل نہیں کرتیں۔ اور افریقہ میں یہ افریقن اور یورپین کے درمیان امتیاز کو قائم رکھتی ہیں۔ میں نے وہاں انہیں کئی دفعہ یہ کہا کہ اگر انسانیت سے تمہیں پیار ہوتا تو تم ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کبھی ایجاد نہ کرتے۔ اس قسم کی تمہاری یہ ایجادیں اپنی ذات میں اس بات کا کھلا ثبوت ہیں کہ تمہیں انسانیت سے کوئی پیار نہیں ہے۔ اپنے آپ سے پیار ہے۔ اپنی قوم سے پیار ہے لیکن انسان سے بحیثیت انسان تمہیں کوئی پیار نہیں ہے۔

اس دفعہ جب میں افریقہ گیا ہوں تو دو بوڑھے امریکن فرانکفورٹ سے لیگوس تک کی چھ گھنٹے کی پرواز کے دوران ہمارے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان سے میری واقفیت ہو گئی چنانچہ آپس میں ہماری باتیں ہونے لگیں۔ میں نے ان سے کہا کہ

جب میں یہ دیکھتا ہوں

کہ فرد فرد سے محبت سے پیش نہیں آتا۔ فرد فرد سے نفرت اور حقارت کا سلوک کر رہا ہے۔ قوم قوم سے نفرت کرتی ہے تو مجھے شرمندگی بھی ہوتی ہے اور بڑا دکھ بھی ہوتا ہے۔ کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ انسان انسان سے پیار کرنا سیکھ لے۔ ؟ ویسے چونکہ یہ بڑھی لکھی اور ہوشیار قومیں ہیں۔ نہ میں نے روس کا نام لیا تھا نہ میں نے امریکہ کا نام لیا تھا۔ ان میں سے ایک نے یہ جواب دیا کہ اب تو روس کے ساتھ ہماری انڈرسٹینڈنگ ہو گئی ہے۔ میں نے اس سے کہا Out of fear not out of love. وہ کھسیانہ سا ہو کر کہنے لگا ہاں یہ بات ٹھیک ہے بہرحال ایک قدم صحیح Direction (سمت) کی طرف اٹھایا گیا ہے۔ میں نے کہا یہ صحیح ہے۔ میں مان لیتا ہوں لیکن تم نے انسان سے پیار کرنا نہیں سیکھا۔ کیونکہ

جس کو انسان سے پیار ہوتا ہے

وہ ہیروشیما پر ایٹم بم نہیں گراتا۔ معصوم بچوں عورتوں اور بیماروں سب کو ایک ہی ہتھیار کے ساتھ آنکھیں بند کر کے آگ کے اندر بھسم کر دیا۔ بھلا اس قسم کے اقدام سے انسان سے پیار کہاں ثابت ہوتا ہے۔

غرض آج دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو انسان کو انسان سے پیار کرنے کا سبق پڑھا سکتی ہے۔ اور یہ کوئی معمولی ذمہ داری نہیں ہے۔ بُری عادتوں کو چھوڑنا پڑے گا۔

میرا تو دل چاہتا ہے کہ پچاس یا سو افریقن عورتوں کو بلا کر یہاں پاکستانی احمدیوں کے ساتھ شادی کروا دوں اور یہاں کی لڑکیوں کی وہاں کے احمدیوں سے شادی کروا دوں۔ ہمارے افریقن بھائی بڑے اچھے دل کے مالک ہیں۔ بڑا اچھا مزاج رکھتے ہیں

اپنی بیویوں سے بڑا اچھا سلوک

کرنے والے ہیں۔ وہاں کثرتِ ازدواج کا بڑا رواج ہے۔ وہ بالعموم ایک سے زائد شادیاں کرتے ہیں لیکن میاں بیوی کی آپس میں کوئی تلخی نہیں ہوتی۔ خاوند اپنی ساری بیویوں سے بڑا اچھا سلوک کرتا ہے۔ ہمارے سنگھاٹے صاحب کی غالباً دو یا تین بیویاں ہیں اور وہ منصورہ بیگم سے ملتی رہی ہیں۔ لیکن ان کے درمیان کوئی لڑائی جھگڑا نہیں ہوتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ افریقن معمولی باتوں پر لڑنا تو شاید جانتا ہی نہیں۔ نہ ہی وہ مذہبی اختلاف پر کبھی لڑتے ہیں اور یہ واقعی بڑی عجیب بات ہے اور بڑی ہی اچھی اور حسین کہ مذہب کے نام پر وہاں کوئی لڑائی نہیں ہوتی۔ وہاں مباحثے ہوتے ہیں۔ تقریریں ہوتی ہیں۔ صحیح یا غلط دلائل دئے جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ ہے لیکن یہ کہ ڈانگ ہے، رائفل ہے پستول ہے یا مُکا ہے یہ کوئی نہیں ہے۔ چنانچہ وہاں ہماری

کامیابی کا ایک راز

یہ بھی ہے کہ افریقن بڑے آرام سے بات سن لیتے ہیں۔ میں نے آزمائش کے طور پر ملک کے عیسائیوں سے یہ کہا کہ تم اسلام کی کتب پڑھو۔ اگر نور نظر آ جائے تو پھر اسے قبول کر لینا۔ مگر مجھے ایک نے بھی یہ جواب نہیں دیا کہ ہم عیسائیت پر مطمئن ہیں اس لئے ہم اپنا مذہب کیوں بدلیں۔ بلکہ ہر ایک نے مجھے یہ

جواب دیا کہ ٹھیک ہے ہم کتابیں پڑھیں گے، اگر صداقت نظر آ گئی تو مان لیں گے۔

تو میں ریڈیو کی نا ناظرہ ... خاتون تھی جو ہمارے ساتھ لگی ہوئی ... کسی زمانہ میں عیسائی ہو گیا تھا البتہ ... مسلمان تھے۔ وہ منصورہ بیگم ... رہتی تھی۔ اور باتیں کیا کرتی تھی۔ چنانچہ منصورہ بیگم کے کہنے پر کہ اسے تبلیغ کرنی چاہیئے۔ میں نے اسے بیعت فارم دیا اور کہا کہ ... اس لئے نہیں دے رہا کہ تم بیعت کے لئے دستخط کر دو بلکہ میں تمہیں اس لئے دے رہا ہوں کہ اس میں بہت ساری شرائط لکھی ہوئی ہیں۔ اس سے تمہیں پتہ لگ جائے گا کہ ہمارے عقائد کیا ہیں۔ ساتھ ہی میں تمہیں یہ بتا دیتا ہوں کہ ہماری کتابیں پڑھو۔ پھر اگر

اسلام کا نور نظر آ سکے

تو اسے قبول کرنے میں اپنے آپ سے نہ لڑنا اور مسلمان ہو جانا۔ چنانچہ وہ کہنے لگی ٹھیک ہے چلتے وقت منصورہ بیگم نے بتایا کہ اس نے آٹھ دس دفعہ کہا کہ حضرت صاحب کو میرے لئے دعا کے لئے کہتے رہیں

پس اس لحاظ سے افریقن بڑے اچھے ہیں لیکن دنیا نے انہیں حقارت کی نگاہ سے دیکھا۔ پچاس سال تو ان کا تجربہ تھا کہ احمدی کیسے ہوتے ہیں۔ اب میں ایک اعلان کر آیا ہوں اور جماعت پر اس کی ذمہ داری ہے۔ میں نے وہاں ایک جلسے میں آٹھ دس ہزار آدمیوں کے سامنے یہ اعلان کیا تھا کہ آج کے بعد دنیا تمہیں حقارت اور نفرت کی نگاہ سے نہیں دیکھے گی۔ اب تمہاری عزت اور تمہارا احترام کیا جائے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اس بات کی ذمہ داری لیتے ہیں کہ ہم افریقن کی عزت اور احترام کو دنیا میں قائم کریں گے۔ اب جماعت کا یہ فرض ہے کہ میں نے جو یہ اعلان کیا ہے اس کے مطابق عملاً یہ ثابت کرے۔ اس وقت افریقہ میں ہمارے اور عیسائیت کے درمیان

آخری اور زبردست جنگ

لڑی جا رہی ہے۔ اگر ہم افریقہ میں عیسائیت سے یہ جنگ جلدی جیت لیں تو اس کا رد عمل دوسرے ممالک میں بڑا زبردست ہو گا۔ اب میرے پانچ چھ ہفتہ کے دورے کا رد عمل پاکستان میں تو یہ رونما ہوا کہ جماعت اسلامی جیسی جماعت جو بڑے منتظم چھوٹے چھوٹے سیلز پر مشتمل ہے اور امیر بھی بہت ... ہم سے ہزار گنا زیادہ امیر ہے اسے بھی یہ تسلیم کرنا پڑا کہ ویسٹ افریقہ میں ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ لیکن یہ تو ابھی بالکل ابتدا ہے۔ ہم نے ساری دنیا سے یہ منوانا ہے ... پیغام محبت میں ناکام ہو ہی نہیں سکتے۔ میں وہاں یہ اعلان کر آیا ہوں کہ جب سے انسان پیدا ہوا ہے دنیا میں

حقیقی محبت کا پیغام کبھی ناکام نہیں ہوا

عارضی طور پر ابتلاؤں میں سے ضرور گزرا ہے لیکن ناکام نہیں ہوا۔

یہاں میرے پاس کئی نوجوان آ جاتے ہیں اور بڑے غصے میں ہوتے ہیں کہ ان کے گاؤں کا مولوی لاؤڈ سپیکر پر انہیں بے نقط گالیاں دیتا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ ضلع سیالکوٹ کے ایک گاؤں کا ایک احمدی نوجوان ملنے آیا۔ وہ بڑے غصے میں تھا۔ اس کی تیوڑی چڑھی ہوئی تھی۔ اور آنکھیں لال پیلی۔ کہنے لگا کہ میرے گاؤں کا ایک مولوی روزانہ زور زور سے گالیاں دیتا ہے۔ میں اس کی ساری سرگزشت سنتا رہا جب وہ خاموش ہو گیا۔ تو میں نے اسے کہا کہ اپنے گاؤں کے مولوی سے جا کر کہو کہ جتنا زور چاہو لگا لو تم ہمارے دل میں اپنے لئے نفرت نہیں پیدا کر سکتے۔ ہم تو انسان سے محبت کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں اور اس معاملہ میں آج نہیں تو کل تمہیں اس کا قائل ہونا پڑے گا۔ تم بچ کر نہیں جا سکتے

محبت کی تلوار

ایک ایسی تلوار ہے جس سے کوئی بچ نہیں سکتا۔

پس یہ ہمارا مقام ہے اور یہ ہماری تعلیم۔ افریقہ ... طبی امداد بہم پہنچانا اس تعلیم اور جذبے کا ایک معمولی سا اظہار ہے۔ اس لئے مجھے جتنے آدمی چاہئیں وہ مجھے رضا کارانہ طور پر مل جانے چاہئیں ورنہ پھر میں حکم دوں گا اور آپ کو ماننا پڑے گا۔ وہ بھی رضاکارانہ ہی ہے۔ کئی تو میرے ذہن میں تھے ان سے میں نے کہا مجھے کہ وقف کر دو۔ مثلاً ڈاکٹر انوار ہیں وہ بالکل نوجوان ہیں۔ انہوں نے بڑی اچھی مثال پیش کی ہے غالباً دو تین سال پہلے انہوں نے ڈاکٹری کی ڈگری لی ہے یہ ہمارے خان شمس الدین خان صاحب پشاور کے صاحبزادے ہیں۔ اور آجکل ڈاڈر میں لگے ہوئے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ٹی بی کی ٹریننگ لی ہوئی ہے ان سے میں نے کہا کہ مجھے ایک ٹی بی سپیشلسٹ چاہیئے۔ تم تجربہ حاصل کرو اور وقف کر دو۔ چنانچہ اس نے اس وقت میرے سامنے کسی قسم کا اظہار نہیں کیا۔ میری بات سنی اور چلا گیا۔ بعد میں مجھے دفتر نے بتایا کہ اس نے خط لکھا ہے کہ میں اپنی زندگی وقف کرتا ہوں۔ ویسے

اس قسم کے مخلص نوجوان

ڈاکٹر ہوں، جو وصیت کریں اور داڑھی وغیرہ رکھ لیں تو ٹھیک ہے۔ ویسے صرف داڑھی رکھنے سے کیا ہوتا ہے اب تو ہپیز نے داڑھی رکھنا شروع کر دیا ہے۔ میں ان کی تنظیم کی پیروی کرتے ہوئے یہ نہیں کہوں گا کہ عورتوں کی طرح بال رکھ لو یا بندروں کی طرح ... انگلینڈ میں ٹرینیڈاڈ ... ۱۹۶۷ء میں بھی اور اب بھی میں نے دیکھا ... جس طرح بندر نچانے والا بندر کو ... پہناتا ہے بلا مبالغہ لڑکے ... پہنے ہوئے کھڑے ہیں ... تمہیں قردۃً خاسئین کا مطلب ... آ گیا ہے۔ آپ ہی بندر بن گئے ہو ... بندروں کی طرح زندگی گزارنے کے آپ ہی ... بن گئے ہو۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ... ان سے نفرت کرتا ہوں

مجھے ان سے ہمدردی ہے

انسان کی زندگی کا حقیقی مزہ اور مسرت ان کو نہیں مل رہی لیکن یہ بات ماننی پڑے گی کہ رپورٹنگ میں وہ بڑے دیانتدار ہیں وہ ساری بات شائع کر دیتے ہیں۔ اگر ہمارے پاکستانی اور ہندوستانی صحافی ... مسئلہ پر لال پیلے ہو رہے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ یہ انگریزوں کا ملک ہے اگر یہ تمہیں یہاں نہیں رکھنا چاہتے تو تم یہاں سے چلے جاؤ۔ ویسے میں نے انہیں اصولاً بتایا کہ

If you win their hearts they are not going to turn you out, if dont, you have got no right to stay here.

اسی بات پر انہیں غصہ چڑھ گیا تھا اور پھر ... ساتھ تعلق رکھنے والے ایک پاکستانی صحافی نے جب ان کا منہ دیکھا تو ان کا منہ نرم کرنے کے لئے مجھ سے کہنے لگا کہ روڈیشیا اور ساؤتھ افریقہ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ میں نے اس سے کہا کہ جس طرح یہ ملک انگریزوں کا ہے اسی طرح وہ ملک افریقنوں کا ہے اور جب بھی

اللہ تعالیٰ انہیں طاقت دے

(اور میں امید کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ) وہ ان سفید فام لوگوں سے حسن سلوک سے پیش آئیں گے۔ یہ بھی دراصل سفید فام کو چپیڑ لگانے کے مترادف تھا۔ مگر یہ بھی انہوں نے اپنی اخباروں میں دے دیا

یہ آپ اچھی طرح سے یاد رکھیں کہ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ساری دنیا کو بحیثیت انسان، انسان سے محبت کا سبق دینا جماعت احمدیہ کا کام ہے۔ کوئی اور دے بھی نہیں سکتا۔ اور یہ ان کی ذمہ داری ہے اللہ تعالیٰ کا ہم پر کتنا فضل ہے۔ اب میں مغربی افریقہ میں گیا ہوں۔ مجھے ایک لحظہ کے لئے بھی یہ احساس نہیں ہوا کہ میں اپنے گھر سے دور ہوں۔ بلکہ بعض دفعہ یہ احساس پیدا ہوتا تھا کہ گھر میں مجھے اتنی محبت نہیں ملتی تھی جتنی یہ لوگ دے رہے ہیں۔ وہ عجیب قوم ہے مجھ سے مصافحہ کرنے کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے اور بغیر کچھ کہے یا بات کئے کھڑے ہیں اور منہ تکے جا رہے ہیں۔ میں اپنی طبیعت کے لحاظ سے حجاب کی وجہ سے منہ نیچے کر لیتا تھا اور گردن جھکا لیتا تھا۔ وہ میرا ہاتھ نہیں چھوڑتے تھے۔ پیچھے سے دوسرا افریقن اسے ٹھونگے لگا رہا ہوتا تھا کہ چھوڑ دو میری باری ہے۔ لیکن وہ کھڑے ہیں۔ ابادان میں Actually یہ ہوا کہ ایک آدمی نے مصافحہ کیا اور ہاتھ چھوڑ نہیں رہا تھا۔ دوسرے نے زور سے اس کا ہاتھ پرے کھینچا اور فوراً آگے آ گیا۔ اور اس طرح ہاتھا پائی ہوا کرتی تھی۔ میں ان پر حکومت کرنے تو نہیں گیا تھا

سارے بھائی بھائی ہیں

یہ آپ سوچا کریں خدمت کرنے کی میرے اوپر ذمہ داری ہے اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ سوائے میرے اور کسی کے سامنے جوابدہ نہیں ہو۔ بڑی سخت جوابدہی ہے۔ لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے۔ اگر میں آپ کے سامنے جوابدہ ہوتا تو آپ کے ساتھ شاید ہزار چالاکیوں سے کام لیتا۔ لیکن اگر میں اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہوں تو کوئی چالاکی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ علام الغیوب ہے۔

اس واسطے میں تو ہر وقت ڈرتے ڈرتے عاجزانہ زندگی گزار رہا ہوں۔ باقی یہ ہے کہ اس نے جو کام میرے سپرد کیا ہے اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں نہ میں آپ سے ڈرتا ہوں اور نہ کسی اور طاقت سے ڈرتا ہوں۔ وہ کام تو میں ضرور کروں گا اور اپنی پوری طاقت سے کروں گا۔ کیونکہ

میں اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہوں

یہ اس کا دوسرا رخ ہے۔ کیا وہ مجھے یہ نہیں کہے گا کہ تمہارے سامنے دس ہزار پاکستانی احمدی تھے ان کے سامنے کیوں خوف کا اظہار کیا۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ سوائے اللہ کے اور کسی سے نہ ڈرو۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو یہی کہتا ہے۔ بعض میرے سامنے بے تکلف بات کرنے والے ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے بت نہیں بنایا نہ پہلوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بنایا تھا۔ اور نہ اس وقت بنایا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ لکھا ہے کہ میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ ایک بت کی طرح اپنی جماعت کے احباب میں بیٹھوں اور ہمارے تو کبھی خیال میں بھی یہ نہیں آیا کیونکہ جو

ذمہ داریاں اور تعلقات

ہیں وہ تو آپ کو بھی نبھانے چاہئیں۔ اور میں

بھی جہاں تک مجھے اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے نباہنے کی کوشش کرتا رہتا ہوں۔

جیسا کہ میں بتا چکا ہوں میں نے کم از کم

تیس ۳۰ میڈیکل سنٹر کھولنے کا اعلان

کیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ جتنی تعداد میں خدا تعالیٰ ہمیں کھولنے کی توفیق دے یہ اس کا فضل ہے۔ مگر سر دست تیس سنٹرز کھولنے کا اعلان کیا ہے کیونکہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے میڈیکل سنٹرز کھولنے کئی پہلوؤں سے ہمارے لئے بہت ضروری ہیں۔ اور اب جبکہ اتنی رَو پیدا ہو چکی ہے بلکہ ہو سکتا ہے کہ افریقہ کے سارے ملکوں میں اس قسم کی رَو پیدا ہو جائے تو اس صورت میں اس سے فائدہ نہ اٹھانا بڑی بُری بات ہے۔

نارتھ نائیجیریا احمدیت کے حق میں بڑا متعصّب ہے کیونکہ

عثمان بن فودی رح

جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلی صدی میں نائیجیریا میں مجدّد ہوئے ہیں، وہاں انہی کے مُرید پائے جاتے ہیں۔ سَو سال پہلے اللہ تعالیٰ نے انہیں اسلام کی صحیح شکل دکھائی۔ اب چھلکا رہ گیا ہے رُوح غائب ہو گئی ہے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ بظاہر مذہبی لحاظ سے بڑے پکے ہیں اور ہمارے بڑے مخالف ہیں۔ اب نائیجیریا کے نئے دستور کے مطابق مسلم نارتھ کئی سٹیٹس میں تقسیم ہو گیا ہے۔ کئی ریاستیں بنا دی گئی ہیں۔ جب ہم شروع میں نائیجیریا میں گئے ہیں تو ہماری تمام تر توجہ ویسٹ اور ایسٹ نائیجیریا کی طرف تھی۔ نارتھ میں وہ ہمیں گھسنے نہیں دیتے تھے اس لئے وہاں ہماری جماعت تو کیا ایک آدمی بھی احمدی نہیں تھا۔ پھر

اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے

وہاں ایسا انتظام کیا کہ کانو کی سٹیٹ جو اس مسلم نارتھ کا ایک حصہ ہے وہاں غالباً ۵۸ء؟ ۱۹۵۹ء - ۱۹۶۰ء میں ہم داخل ہوئے۔ پہلے وہاں ایک دو احمدی ہوئے۔ جو مسلم نارتھ کے رہنے والے تھے۔ اور دوسری جگہوں پر رہتے تھے۔ پھر وہ بڑھنے شروع ہوئے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں جماعت قائم ہو گئی ہے۔ پھر میڈیکل سنٹر کھلا۔ جماعت اور بھی زیادہ مقبول ہو گئی۔

امیر آف کانو جو عثمان بن فودیؒ کی نسل میں سے ہیں (یعنی عثمان بن فودیؒ کے ایک بیٹے سلیمان کی نسل میں سے ہیں) اور

امیر آف کانو

کہلاتے ہیں۔ وہ ہمارے ساتھ تعاون بہت کرتے ہیں۔ دوسری طرف سکوتو جہاں عثمان بن فودیؒ کا اڑ کا خلیفہ بنا۔ وہاں ابھی تک ہماری کوئی جماعت نہیں۔ چنانچہ جب سکوتو کے گورنر نے اعلان کیا کہ ان کی سٹیٹ تعلیم میں بہت پیچھے ہے تو میں نے کہلا بھیجا کہ ہم فوری طور پر چار سکول کھولتے ہیں۔ جس پر اس نے پورے تعاون کا یقین دلایا۔ اب یہ ہماری کوشش کا نتیجہ نہیں بلکہ فرشتوں نے اس کے دل میں یہ بات ڈالی اور وہ کہنے لگا کہ اگر آپ سکوتو کے علاقے میں اپنی محبت پیدا کر لیں اور

ان کے دل جیت لیں

تو آپ سارے مُسلم نارتھ کا دل جیت لیں گے کیونکہ سکوتو مسلم نارتھ کا دل ہے اس لحاظ سے کہ یہیں عثمان بن فودیؒ پیدا ہوئے اور ان کی آخری [illegible] ہے۔ اور یہ کہ میں آپ سے پورا تعاون کروں گا۔ چنانچہ اس نے ایک سکول کے لئے چالیس ایکڑ زمین دلوا دی ہے۔ اور مزید تین سکولوں کے لئے دلوا دینگے۔

اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ غیروں کے دلوں میں بھی احمدیت کے حق میں ایک رَو پیدا ہو رہی ہے۔ اور یہ کام پورے نہیں ہو سکتے، جب تک یہاں سے ڈاکٹر اور ٹیچر رضاکارانہ طور پر کام کرنے کے لئے نہ جائیں۔ ہمیں اس وقت زیادہ تر

ڈاکٹروں کی ضرورت

ہے۔ ٹیچرز تو ضرورت سے زیادہ آ گئے ہیں۔

یورپ میں ہمارے کئی افریقن احمدی زیر تعلیم ہیں۔ زیادہ تر سکالرشپ پر آئے ہوئے ہیں۔ کیونکہ افریقہ میں بہت کم لوگ امیر ہیں بعض دفعہ ان کے لڑکے پڑھائی میں اچھے نہیں ہوتے۔ بہرحال ہمارے افریقن طلباء یورپ میں آ کر بڑی تبلیغ بھی کرتے ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ وہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے عاشق ہیں۔ یورپ میں جب میں دونوں دفعہ گیا ہوں تو وہاں بھی مجھے ملتے رہے ہیں۔ میں نے ان میں بڑا تغیر دیکھا ہے۔ ان کا رنگ نظر نہیں آتا ان کے دل کا نور نظر آ رہا ہوتا ہے انہیں دیکھ کر یہ گمان نہیں ہوتا کہ یہ کالے رنگ کی طرف منسوب ہونے والی قوم ہے۔ وہ بڑی محنت کے ساتھ پڑھائی بھی کرتے ہیں۔ اور

بڑے اخلاص کے ساتھ جماعتی کام

بھی کرتے ہیں۔ ہمارے پاکستانی بعض دفعہ اچھا نمونہ نہیں دکھاتے بہت کمزوریاں دکھا جاتے ہیں۔ لیکن جو افریقہ سے آتے ہیں ان کا نمونہ بہت اچھا ہوتا ہے۔ اس لئے ہمیں نوجوانوں کی فکر کرنی چاہئے۔ انہیں سنبھالنا چاہئے

اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ آپ زیادہ سے زیادہ وقف کر دیں۔ ہم چھان بین کر لیں گے۔ حالات دیکھیں گے۔ اور جوں جوں ضرورت پڑی یا جوں جوں ضرورت بڑھتی چلی جائے گی انہیں بُلا لیا جائے گا۔ وہاں کی ڈاک کا انتظام بھی خاطر خواہ اور تسلی بخش نہیں ہے۔ مجھے کئی دوستوں نے افریقہ میں خط لکھے جو کئی کئی مہینے کے بعد یہاں واپس آ کر ملے ہیں۔ دس دس دن میں وہاں نہیں پہنچے اور بعض دفعہ پانچویں ساتویں دن خط وہاں پہنچ جاتا ہے۔ پتہ نہیں ڈاک کا کیا حساب ہے۔ اگر دو دفعہ بھی غیر ملکی حکومتوں سے اس سلسلہ میں خط و کتابت کرنی پڑے تو دو تین مہینے ہم لیٹ ہو جاتے ہیں۔ پھر منظوریاں لینی ہوتی ہیں۔ اس لئے جو بھی وقف کریں خواہ چھ سال کے لئے یا استثنائی صورت میں ۳ سال کے لئے یا

ساری عمر کے لئے وقف کریں

سب کے فارم مع نقول سرٹیفکیٹ آ جانے چاہئیں ابھی ایم بی بی ایس کی ڈگری کی فوٹو سٹیٹ کاپی ضرور آ نی چاہئے۔ ایک تو ابھی سے اوریجنل Original ڈگریاں سنبھال کر رکھیں اور اگر گُم ہو چکی ہیں تو ان کی Duplicate کاپیاں حاصل کر لیں۔ کرنل یوسف صاحب مرحوم کے بارہ میں بھی کچھ دقت پیش آئی تھی لیکن چونکہ ان کا ساری عمر کا تجربہ تھا اس لئے انہیں اجازت مل گئی تھی۔ حکومت ان معاملات میں بڑی سخت ہے اور ہونی بھی چاہئے۔ میں خوش ہوں۔ وہ رعایت نہیں کرتے۔ جو ملکی قانون ہے اس کی وہ بہرحال پابندی کرتے ہیں اور سرٹیفکیٹ وغیرہ دیکھ کر پوری تسلی کرنے کے بعد اجازت دیتے ہیں۔ یہ تو اس لحاظ سے بھی اچھا ہے کہ اس سے ہمارے ملک کو سبق لینا چاہئے کہ

قانون کی پابندی ضروری ہے

شروع میں میرا خیال تھا کہ شاید دقّت پیدا ہو لیکن اب ایسی کوئی خدشہ نہیں ہے۔ غانا نے شروع میں ایک ڈاکٹر کی بھی اجازت نہیں دی تھی۔ انہوں نے ہمارے مبلغوں کے کوٹے میں سے پرمٹ دے رکھا تھا۔ میں اس طریق سے متفق نہیں تھا۔ میں نے

وہاں کی جماعت

سے کہا یہ تم ظلم کر رہے ہو۔ میری ہدایت کے خلاف تم نے مبلغوں کے کوٹے میں سے نئے ڈاکٹر کے لئے پرمٹ لے لیا ہے۔ چنانچہ جب میں نے انہیں سختی سے منع کیا تو وہ متعلقہ وزیر سے ملے وہ مان گیا اور اس نے منظوری منسوخ کر کے ڈاکٹر کا الگ پرمٹ جاری کیا۔ پس غانا کی حکومت جہاں پہلے ایک ڈاکٹر کی منظوری نہیں دیتی تھی اب وہ تیس ڈاکٹروں کی منظوری دینے پر رضامند ہو گئی ہے۔

واقفین ڈاکٹر صاحبان اپنے ساتھ اپنی فیملی کو بھی لے جا سکتے ہیں بعض ہماری ڈاکٹر لڑکیوں نے زندگی وقف کی ہے ان کے لئے مجھے ڈاکٹر لڑکوں کی تلاش ہے۔ اس لئے جس نے ایسی ڈاکٹر لڑکی سے شادی کرنی ہو مجھے بتا دے ہم دونوں کو وقف کے طور پر وہاں بھیج دیں گے۔ وہاں کی حکومت کی طرف سے تو اس بات پر کوئی پابندی نہیں کہ کوئی لیڈی ڈاکٹر بھی ضرور آئے۔ لیکن ہمیں اس لئے ضرورت ہے کہ نائیجیریا کے مُسلم نارتھ میں خصوصاً پردے کا بڑا رواج ہے۔ اور وہاں حال یہ ہے کہ جو عورت مر رہی ہو گی وہی ڈاکٹر کے پاس جائے گی اور کئی اسی طرح مر بھی جاتی ہیں اس لئے اگر ہم وہاں لیڈی ڈاکٹر بھجوا سکیں اور وہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے

وہاں مقبول ہو جائیں تو ہماری تبلیغ کا ایک راستہ کھل جائے گا ✽

—: درخواستہائے دعا :—

۱- خاکسار امسال بی ایڈ کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار محمود احمد خاں بی اے - زورہ ماناو کشمیر

۲- مکرم عبد الحفیظ صاحب سنداشی بی ایڈ کے امتحان میں شریک ہوئے ہیں، انکی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار کے والدین کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے بھی احباب دعا فرمائیں　　خاکسار عنایت اللہ متعلم مدرسہ احمدیہ

۳- خاکسار ایک لمبے عرصہ سے اپنے بعض عزیز و اقارب کی طرف سے پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ جملہ احباب و بزرگان سلسلہ سے باادب درخواست ہے کہ میرے لئے خصوصیت سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان تمام پریشانیوں سے نجات دیکر سکون بخشے　　خاکسار رحمٰن خاں مبلغ سکنہ کیرنگ

۴- خاکسار نے ہائر سیکنڈری الیکشو کا امتحان دے رکھا ہے۔ نمایاں کامیابی کے لئے جملہ احباب و بزرگان سے دعا کی درخواست ہے۔　　بشارت احمد شاہ ٹیچر بیج بہاڑہ کشمیر

۵- مکرم عبد الباری صاحب اور مکرم ابراہیم خاں صاحب آساری شدید مخالفت سے دوچار ہیں۔ مخالفت زیادہ تر رشتہ دار ہی کر رہے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان بھائیوں کی سلامتی اور دینی دنیوی ترقیات کے لئے دعا فرماویں　　خاکسار محمد فہیم آساری

۶- برادر عزیز عبد الحافظ صاحب ایم بی بی ایس فائنل کا امتحان دے رہے ہیں۔ دوبار ٹائیفائڈ سے بیمار ہوئے جس کی وجہ سے امتحان نہ دے سکے ان کی کامل صحت اور امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے　　خاکسار رشید احمد [illegible] قادیان

جناب سردار محمد اکرم خاں صاحب کا انتقال پُرملال

از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مؤلف اصحاب احمد قادیان

یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ جناب سردار محمد اکرم خاں صاحب پنشنر وزیر وزارت (ڈپٹی کمشنر) سابق صدر مجلس اوقاف جموں میں ۱۰ر مئی کو بعمر چورانوے سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ نے اخویم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت کو ۱۲ر مارچ ۱۹۶۳ء میں جو مکتوب تحریر کیا تھا اس میں حضرت مولانا نورالدین صاحب (خلیفہ اول رضی اللہ عنہ) کے جموں میں وہاں کے رئیس شیخ فتح محمد صاحب کے مکان میں قیام وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔ تاریخ جلد چہارم میں مرقوم ہے:-

"۱۸۸۸ء سے ۱۸۹۲ء تک کے آخر تک پھر آپ کا اسی جگہ قیام رہا اس زمانہ میں آپ کو دیکھنے والے بعض لوگ جو اب تک بقید حیات ہیں ان میں سے ایک (غیر احمدی دوست) محمد اکرم خاں پنشنر ڈی سی وچیئرمین مجلس اوقاف اسلامیہ جموں بھی ہیں۔ ان کا چشم دید بیان ہے کہ گو اس وقت میری عمر زیادہ نہ تھی تاہم مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ آپ عام طور پر نماز جمعہ مسجد منصب داران واقع کوچہ میوجیاں محلہ تالاب کھٹیکاں جموں میں ادا کرتے اور بعد ادائے نماز جمعہ میرے حقیقی چچا کرنل سردار یار محمد خاں صاحب کے مکان واقع تالاب کھٹیکاں میں مجلس عرفان گرم رہتی اس مجلس میں دینی مسائل وغیرہ پر گفت وشنید ہوتی۔ اتنے میں نماز عصر آ جاتی۔ چائے نوش کرنے اور نماز عصر کی ادائیگی کے بعد بیماروں کو دیکھنے کے لئے تشریف لے جاتے آپ غریبوں کا علاج مفت کرتے تھے اور آپ ان سے ہمدردی سے پیش آتے تھے اور مفلس مریضوں کی نقدی سے بھی امداد کرتے تھے آپ کی رہائش گاہ جموں میاں دالیوں (کے دو منزلہ مکان کے اندر تھی (نزد مکان بخشی رامداس صاحب وزیر وزارت) باعمل متبحر عالم تھے۔ آپ کی مجلس میں شرکت کرنے والوں میں سے چند کے اسماء گرامی یہ ہیں:-

کرنل یار محمد خاں صاحب خلیفہ نورالدین صاحب۔ چوہدری فتح محمد صاحب کھٹیک۔ مفتی محمد صادق صاحب۔ شیخ فتح محمد صاحب سپرنٹنڈنٹ خاطر تواضع۔ مولوی ابرعالم صاحب۔ حکیم مولوی عمرالدین صاحب۔ حکیم مولوی محمد حسین صاحب۔ منشی فضل احمد صاحب۔ چوہدری اللہ دتہ کھٹیک صاحب۔ سید محمد شاہ صاحب ٹھیکیدار۔ بخشی رامداس صاحب وزیر وزارت۔ لالہ امریک رائے صاحب وزیر وزارت" (صفحہ ۹۰-۹۱)

تاریخ کی اس جلد میں محترم سردار صاحب موصوف سے خاکسار کی ملاقات کا بھی ذکر ہے۔ خاکسار نے ۱۹۵۵ء سے گزشتہ سال تک بارہا ان سے ملاقاتیں کیں اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے بارے میں مفید معلومات حاصل کیں۔ جموں وکشمیر میں غیر از جماعت صرف آپ ہی واحد شخص تھے جن کو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی زیارت نصیب ہوئی تھی اور آپ بقید حیات تھے۔ بہت سے ہندو احباب میں بھی اس خاطر خاکسار نے بہت تلاش کی ان میں کوئی ایسے صاحب موجود نہ تھے

محترم سردار صاحب نے بتایا تھا کہ لیکچر سیالکوٹ (۲۸ر اکتوبر تا ۳ر نومبر ۱۹۰۴ء) کے عرصہ میں ایک دوا کی خاطر میں سیالکوٹ گیا تھا اور حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تھی اور اس موقع پر حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کو بھی دیکھنے کا موقع پایا تھا

سردار صاحب مرحوم بہت خلیق۔ ملنسار مرنجاں مرنج۔ پُر اخلاص ومحبت اور مسلمانوں کے ہمدرد تھے۔ آپ کی ملاقات سے ہمیشہ بےحد مسرت ہوتی تھی۔ خاکسار گزشتہ سال مئی میں اپنے خسر صاحب کی علالت کے موقع پر جموں گیا تب بھی آپ سے طویل ملاقات ہوئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے اعزہ واقارب کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین

جناب ناظر صاحب جائداد کا دورہ حیدرآباد

جناب ناظر صاحب جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱۳ر ہجرت (مئی) کو حیدرآباد تشریف لائے۔ محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کے دولتکدہ پر قیام رہا۔ جائداد سے متعلقہ امور کا معائنہ فرمایا اور ضروری ہدایات دیں۔ اور بعض ضروری امور کو انجام دیا۔

احمدیہ جوبلی ہال کی تعمیر کا کام محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب کی زیر نگرانی جاری ہے۔ نیچے کے حصہ میں دکانیں تعمیر ہو چکی ہیں اور گیلری کی چھت بھی پڑ چکی ہے۔ ہال کی چھت ابھی باقی ہے۔ بزرگان سلسلہ نیز احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی تکمیل کے سامان پیدا فرمائے۔ اور یہ مقام جو جماعت احمدیہ حیدرآباد کے لئے مرکزی حیثیت رکھتا ہے اس کے ذریعہ سے جماعت کی تبلیغی وتربیتی ضروریات باحسن پوری ہوتی رہیں۔ اور اس مقام کو اللہ تعالیٰ نیکی تقویٰ اور جماعتی ترقی کا عظیم مرکز بنا دے۔ آمین

بیت الارشاد جو صدر انجمن احمدیہ کی جائداد ہے اس کے مقدمہ کا فیصلہ لوئر اور اپر کورٹ میں مع خرچہ صدر انجمن احمدیہ کے حق میں ہو چکا ہے۔ البتہ ابھی اس کا نفاذ اور تخلیہ کرانا باقی ہے اس کے بھی درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے جملہ امور کو باحسن انجام دینے کی توفیق عطا فرما دے۔ اور یہ سب جائداد سلسلہ کے لئے بہت مفید اور بابرکت ثابت ہو۔ آمین۔ محترم ناظر صاحب جملہ امور کی انجام دہی کے بعد ۱۷ر ہجرت کو یہاں سے بھی تشریف لے گئے۔ احباب کرام دعا فرما دیں کہ یہ دورہ ہر پہلو سے بابرکت ثابت ہو۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں اور توجہ کے نتیجہ میں حیدرآباد کی جائداد کی آمد میں بھی معتدبہ اضافہ ہوا ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ مزید اور غیر معمولی اضافہ کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین

خاکسار عبدالحی فضل مبلغ سلسلہ
مختار عام صدر انجمن احمدیہ

اعلانِ نکاح

خاکسار کی بچیوں کے رشتے طے ہونے پر پروگرام یہ تھا کہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اپنے دورہ پر جب کلکتہ تشریف لائیں گے تو نکاح کا اعلان فرمائیں گے لیکن آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ کی علالت کے باعث آپ کی تشریف آوری میں وقفہ پڑ گیا۔ اس لئے مکرم حکیم محمد دین صاحب مبلغ سلسلہ مقیم کلکتہ نے ۲۶ر مئی ۱۹۷۲ء بروز جمعہ اعلانِ نکاح کیا۔

۱- عزیزی شاہدہ نسرین بنت عزیز محمد شہاب الدین ثاقب کا نکاح عزیز تاج الدین حیدر پسر اخویم محمد شمس الدین حیدر صاحب سکنہ کلکتہ کے ساتھ ایک ہزار ایک روپیہ حق مہر پر ۲۶ر مئی بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ کلکتہ میں مکرم حکیم محمد الدین صاحب مبلغ نے پڑھا رخصتی شوال میں ہوگی

۲- عزیزی عابدہ پروین بنت عزیزم محمد سیف الدین خالد کا نکاح عزیز عبدالرشید صاحب ولد جناب عبدالرحمٰن صاحب سکنہ کلکتہ کے ساتھ پانچ ہزار ایک روپیہ حق مہر پر ۲۶ر مئی ۱۹۷۲ء کو بعد نماز عصر بمقام ۵/۱/۷ ہاٹھی بگان روڈ کلکتہ ۱۴ مکرم حکیم صاحب موصوف نے پڑھا۔ اور ۲۸ر مئی کی شام کو اس بچی کا رخصتانہ بھی عمل میں آیا۔

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان رشتوں کو جانبین کے لئے برکت کا موجب بنائے۔ آمین

خاکسار محمد شمس الدین ۱۵ نیو ٹینگرا روڈ کلکتہ ۴۶

احمدیہ صوبائی کانفرنس کشمیر

احباب جماعتہائے احمدیہ کشمیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ کمیٹی صوبہ کشمیر نے باتفاق رائے مورخہ ۲۶ر و ۲۷ر اگست ۱۹۷۲ء یعنی بروز سنیچر واتوار کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے۔ یہ کانفرنس احاطہ مسجد احمدیہ سرینگر میں منعقد ہوگی۔

کمیٹی نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ لوکل اجلاسات بعد کانفرنس کے ہوں گے۔ لہٰذا احباب جماعت آج ہی سے اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے کوشش اور دعاؤں سے کام لیں۔ اور سابقہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے لوکل اجلاسات کے لئے سعی فرمالیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حافظ وناصر ہو

خاکسار غلام نبی نیاز مبلغ کشمیر

درخواستہائے دعا

۱- میرا بھتیجہ وسیم احمد امسال بی ایم ڈی کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار ڈاکٹر محمد عابد شاہجہانپوری

۲- عزیز عبدالرشید بلہر یکم جون کو مقابلہ کے امتحان میں شرکت کیلئے دہلی گیا تھا۔ امتحان کے بعد واپس ہوٹل آتے ہوئے اسے شدید سن سٹروک کا حملہ ہو گیا اللہ تعالیٰ کے فضل سے افاقہ ہو گیا اب قادیان آ چکا ہے مگر تا حال کمزوری باقی ہے موصوف کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد حفیظ بقاپوری

مختلف مقامات پر جلسہ ہائے یوم خلافت کا انعقاد

کنہ پورہ ۔ کشمیر

مرکز کی جانب سے ۲۷؍ مئی کو یوم خلافت منانے کی ہدایت تھی۔ لیکن بعض مجبوریوں کے پیش نظر جماعت کنہ پورہ نے ۲۸؍ مئی بروز اتوار بعد نماز مغرب جلسہ یوم خلافت منعقد کیا صدارت مکرم مبارک احمد صاحب لون صدر جماعت نے کی۔ خاکسار کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم غلام احمد صاحب قوال کی نظم کے بعد مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ جماعت احمدیہ نے خلافت کی ضرورت اور برکات پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ خاکسار نے خلافت کی غرض و غایت اور انتخاب خلافت اولیٰ کے حالات مختصر طور پر بیان کئے اس کے بعد صدارتی تقریر مکرم مبارک احمد صاحب نے کی۔ آپ نے خلافت کے بعض اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آخر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے اور غلبۂ اسلام کے لئے دردِ دل سے دعا کی گئی۔ اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار بشیر احمد شاہ سیکرٹری خدام الاحمدیہ کنہ پورہ

کوڈیا تھوڑ ۔ کیرالہ

چونکہ مقررہ تاریخ کو تعطیل نہ تھی اس لئے جلسہ یوم خلافت مورخہ ۲۸؍ مئی کو نماز مغرب کے بعد خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز عزیز داؤد احمد کی تلاوت قرآن کے ساتھ ہوا۔ نظام خلافت کو ہمیشہ قائم رکھنے کے لئے عہد دہرایا گیا۔ بعدہٗ مجلس خدام الاحمدیہ کے تین اراکین مکرم پی پی عبدالرحیم صاحب۔ مکرم پی وی محمد صاحب قائد اور مکرم پی ایم عبداللہ صاحب نے علی الترتیب خلافت کی ضرورت اور اہمیت۔ خلافت کے برکات اور خلافت احمدیہ کے موضوع پر تقریریں کیں۔ آخر میں خاکسار نے اپنی اختتامی تقریر میں آیتِ استخلاف کی تشریح کر کے خلافت کے مختلف اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بعد اجتماعی دعا یہ جلسہ رات نو بجے اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار سی پی علی کٹی معلم وقف جدید

جماعت احمدیہ تیما پور

مورخہ ۲۷؍ ہجرت ۱۳۵۱ ہجری شمسی مسجد تیما پور میں زیر صدارت مکرم مولوی محمد یوسف صاحب زیردی کٹنگو جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن پاک سے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم در ثمین سے پڑھ کر سنائی۔ پہلی تقریر مکرم مولوی خلیل احمد صاحب معلم وقف جدید دیو درگ نے بعنوان "خلیفہ خدا خود بناتا ہے" کی۔ موصوف نے اپنا مضمون قرآن کریم اور متعدد احادیث کی روشنی میں واضح کیا۔ بعدہٗ مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب بی اے بی ایڈ نے "خلافت کو ماننا کیوں ضروری ہے" کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ خلافت کے بغیر مسلمان دنیا میں نہ ترقی کر سکتے ہیں اور نہ متحد ہو سکتے ہیں۔ اس کے بعد صدارتی تقریر ہوئی۔ بعد دعا جلسہ بخیر و خوبی برخاست ہوا

خاکسار سیکرٹری تعلیم تیما پور

ہنگل گھنو ۔ یوپی

مورخہ ۲۷؍ ہجرت (مئی) کو گھنو کا ہنگل میں جلسہ یوم خلافت زیر صدارت خاکسار منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم خوانی کے بعد خاکسار نے جماعت احمدیہ میں قیام نظام خلافت کا پس منظر اور بعد کے حالات کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے مسئلہ خلافت کے بعض اہم پہلوؤں کی تشریح کی اور اس ضمن میں پیدا کئے جانے والے بعض شکوک و شبہات کا ازالہ کیا۔ لہٰذا اجتماعی دعا جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار بشیر احمد بانگروی مبلغ سلسلہ

جماعت احمدیہ حیدرآباد

۲۷؍ ہجرت بعد نماز مغرب و عشا مسجد احمدیہ بی بی بازار میں زیر صدارت مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب بی اے بی ٹی نائب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ عزیز محمد منور احمد صاحب کی تلاوت قرآن پاک اور مکرم محمد شمس الدین صاحب کی نظم کے بعد کارروائی کا آغاز ہوا۔ پہلی تقریر مکرم محمد صادق صاحب بھاٹیہ کی۔ آپ نے خلافت کی مختلف اقسام بتاتے ہوئے ثابت کیا کہ خلافت علیٰ منہاجِ نبوت جیسے خلافت راشدہ بھی کہتے ہیں، ہی وہ خلافت ہے جس کا آغاز رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بروز کامل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد ہوا۔

دوسری تقریر مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ آندھرا نے "برکات خلافت" کے موضوع پر کی۔ آپ نے بتایا کہ جس طرح روئے زمین پر پائے جانے والے تمام فرقے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بجسدِ عنصری زندہ یقین کر کے اسلام کی توہین کا باعث بن رہے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مسئلہ پر سے پردہ اٹھا کر سب کی غلطی ثابت کر دی تھی اسی طرح حضور کے حسن و احسان میں نظیر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسئلہ خلافت کی اس رنگ میں علمی اور عملی وضاحت فرما دی ہے کہ اب اس مسئلہ پر کوئی غبار باقی نہیں رہا۔ آپ نے آیتِ استخلاف سے تمکین دین اور تبدیلِ خوف بالامن کو خلافتِ ثانیہ کے دور کی مثالیں دے کر خلافت کی برکات کو واضح فرمایا۔ اور بتایا کہ خلافت کی برکات سے ہم اسی صورت میں صحیح رنگ میں متمتع ہو سکتے ہیں جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات عالیہ کو فوری طور پر عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں۔

آخر میں صدرِ محترم نے اپنی صدارتی تقریر میں بتایا کہ خلیفۂ وقت کا کام درحقیقت انبیاء کرام کے لگائے ہوئے پودے کی آبیاری ہوتی ہے۔ آپ نے اپنی تقریر میں مسئلہ خلافت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

خاکسار سید غوث سیکرٹری تبلیغ حیدرآباد

جماعت احمدیہ پڑکال ۔ اڑیسہ

مورخہ ۲۷؍ مئی کو نماز مغرب کے بعد خاکسار کی زیر صدارت تلاوت و نظم کے ساتھ جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ جس میں مکرم محمد ابراہیم صاحب ریٹائرڈ ڈی ایس پی اور مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابد انسپکٹر تحریک جدید نے "خلافت کی اہمیت اور خلافت کی برکات" اور "جماعت احمدیہ اور خلافت" کے موضوع پر مؤثر تقاریر کیں۔ بعد ازاں خاکسار نے خلافت کو ہمیشہ قائم رکھنے کے لئے عہد دہرایا اور دعا کے ساتھ رات کے ساڑھے نو بجے جلسہ برخاست ہوا

خاکسار محسن خاں مبلغ کرڑاپلی

جماعت احمدیہ کرڑاپلی ۔ اڑیسہ

مورخہ ۲۹؍ ہجرت کی شام کو جماعت احمدیہ کرڑاپلی میں جلسہ یوم خلافت خاکسار کی زیر صدارت نماز مغرب کے بعد تلاوت و نظم کے ساتھ شروع ہوا۔ جس میں جناب محمد صدیق صاحب سیکرٹری مال۔ مکرم انسپکٹر صاحب تحریک جدید نے خلافت کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں آخر میں خاکسار نے صدارتی تقریر کے بعد خلافت کو قائم رکھنے کے لئے عہد دہرایا۔ اور دعا کے بعد جلسہ رات دس بجے ختم ہوا۔ جلسہ ختم ہونے پر حاضرین کی لیمون جوس سے تواضع کی گئی۔

خاکسار محسن خاں مبلغ کرڑاپلی۔

جماعت احمدیہ شیموگہ ۔ میسور

مورخہ ۲۷؍ ہجرت (مئی) کو مسجد احمدیہ میں بعد نماز عشاء جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا جس کی صدارت کے فرائض محترم جناب سید عبداللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ شیموگہ نے ادا کئے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم محمود احمد صاحب نے خلافت کی شان میں خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔ سب سے پہلے مکرم سید خلیل احمد صاحب نے خلافت کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات پڑھ کر سنائے بعدہٗ مکرم عبدالسبحان صاحب نے خلافت کی اہمیت پر تقریر کی۔ اس کے بعد عزیزہ بدر النساء نے منصبِ خلافت پر تقریر کی۔ اور اطفال اور ناصرات نے خلافت کی شان میں منظوم کلام سنایا۔ بعدہٗ مکرم جعفر صادق صاحب نے مختصراً خلافت کی ضرورت کو بیان کیا۔ اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا مضمون "اسلام میں خلافت کا نظام" پڑھ کر سنایا۔

آخر پر خاکسار نے خلافت کے برکات و فیوض کو بیان کیا۔ صدرِ محترم نے مختصر خطاب فرمایا۔ اور بعد دعا جلسہ برخاست ہوا

خاکسار رفیق احمد مبلغ ۔ شیموگہ

جماعت احمدیہ کھندرواہ ۔ کشمیر

مورخہ ۲۷؍ ہجرت (مئی) بروز ہفتہ یوم خلافت کے سلسلہ میں مکرم عبدالرحمٰن خاں صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی منادی لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ کی گئی اور جلسہ میں پردہ کا بھی انتظام کیا گیا۔ جلسہ کا آغاز بعد نماز عصر تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ مکرم عبدالحق صاحب مشتاق نے نظم سنائی۔ اس کے بعد عزیزم محمد اقبال صاحب ملک نے خلافت احمدیہ کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم عبدالغنی صاحب میر نے ایک نظم نہایت خوش الحانی سے سنائی۔ عزیزم عبدالحق خانی نے خلافت جمہوریت اور ڈکٹیٹرشپ میں فرق بیان کرتے ہوئے خلافت کی اہمیت کو واضح کیا۔ بعد ازاں خاکسار نے بعنوان خلافت اور اس کی برکات۔ از روئے قرآن و احادیث پر تقریر کی۔ اور جماعت احمدیہ کے مراکز اور جماعت کی ترقی کے بارہ میں مفصل حالات سنائے آخر محترم صدر صاحب نے صدارتی تقریر کرتے ہوئے فرمایا غالباً ۵۳ سال کا عرصہ ہوا جبکہ احرار کا زبردست سیلاب احمدیت کے خلاف اُمڈا تھا۔ اور معاندینِ خلافت بھی

خلافت کے پودے کو بیخ و بن سے اکھاڑ دینا چاہتے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج نہ وہ احرار دکھائی دیتے ہیں اور نہ ہی وہ معاندین خلافت۔ وہ سوائے گنتی کے چند افراد کے برّصغیر ہند و پاک میں دم توڑ چکے ہیں اور خلافت کا پودا تناور درخت بنتا جا رہا ہے۔ اور اس کا سایہ اکناف عالم تک پہنچ رہا ہے۔ صدارتی تقریر کے بعد نماز مغرب سے قبل اجتماعی دعا کے ساتھ یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ

خاکسار محمد شریف بھدرواہ

جماعتِ احمدیہ جمشید پور۔ بہار

جلسہ یوم خلافت خاکسار کے زیر صدارت مورخہ ۲۸ مئی بعد نماز مغرب میرے مکان پر منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم محمد سلیمان صاحب نے برکات خلافت کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے خلافت کی تعریف بیان کی اور خلافت کو حبل اللہ گردانتے ہوئے اس کی برکات کو واضح کیا اس کے بعد مکرم عبد المجید صاحب نے "منصب خلافت" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے خلافت اولیٰ اور خلافت ثانیہ کے آغاز کے واقعات بیان کئے اور احباب کو خلافت کی برکات حاصل کرنے کی تلقین کی۔ اس کے بعد خاکسار نے "خلیفہ خدا ہی بناتا ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔ آیت کریمہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم الخ کی تفسیر بیان کی اور بتلایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ امت محمدیہ میں خلافت جاری رہے گی بشرطیکہ اس کے افراد ایمان اور عمل صالح پر قائم رہیں اور خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ اب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ امت محمدیہ میں منہاج نبوت پر خلافت کا سلسلہ جاری کیا ہے اور اس کے برکات ہمیں حاصل ہو رہے ہیں۔ اور آج جماعت احمدیہ خوش قسمت ہے کہ انہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ نعمت میسر ہے۔ ... احباب

کو چاہئے کہ خلافت کی اہمیت اور برکات کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا

خاکسار ڈاکٹر سید حمید الدین صدر جماعت جمشید پور

جماعتِ احمدیہ یاڑی پورہ کشمیر

مورخہ ۲ احسان (جون) بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ یاڑی پورہ میں جلسہ یوم خلافت زیر صدارت محترم حکیم میر غلام محمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت منایا گیا۔ خاکسار کی تلاوت اور مکرم غلام نبی صاحب ناظر کی نظم خوانی کے بعد صاحب صدر نے جلسہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ آپ نے خلافت کی اہمیت و افادیت پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم محمد سلیم صاحب طاہر اور مکرم میر صلاح الدین صاحب نے اخبار بدر سے منتخب مضامین پڑھ کر سنائے۔ بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا!

خاکسار میر عبد المجید معتمد خدام الاحمدیہ یاڑی پورہ

جماعتِ احمدیہ بینگاڑی۔ کیرالہ

لوکل جماعت کے زیر اہتمام یوم خلافت کا بابرکت پروگرام مورخہ ۳۱ مئی کو پریذیڈنٹ جماعت مکرم ایم ابراہیم صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مکرم ایم کے مبارک صاحب قائد خدام الاحمدیہ کی تلاوت کے بعد مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب مبلغ مکرم کے ایچ عبد القادر اور مکرم بی احمد صاحب نے خلافت کے مختلف موضوعات پر تقریریں کیں

خاکسار این کنجی احمد سیکرٹری تبلیغ

ارکھ، پٹنہ۔ اڑیسہ

15 JUN 1972

۲۷ کو جلسہ یوم خلافت خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مکرم جبرئیل خاں صدر جماعت کی تلاوت اور مکرم عبد الباری صاحب کی نظم کے بعد مکرم سکندر رضا صاحب۔ شجاع الدین صاحب نے تقریریں خلافت کے موضوع پر کیں۔ عزیزم سید ناصر الدین احمد نے خلافت کی برکات بیان کیں

خاکسار سید منیر الدین احمد معلم وقف جدید

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی وصیت کے متعلق کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو اطلاع دے۔ ——— سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۸۵۴۔ منکہ سیدہ منفرہ خاتون زوجہ سید محمد احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ کوسمبی سونگڑہ ڈاکخانہ سونگڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ اپریل ۱۹۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ و آمد درج ذیل ہے:۔ (۱) طلائی زیور۔ ایک جوڑا چھول کان (بالیاں) اور ایک انگشتری۔ کُل وزن پون تولہ قیمتی ایک صد پینتیس روپیہ ۱۳۵ (۲) مہر کے عوض میرے خاوند نے ایک مکان دیا جو محلہ کوسمبی سونگڑہ میں ہے اور اس میں سکونت ہے۔ قیمتی دو ہزار روپیہ ۲۰۰۰ اور کوسمبی میں نصف ایکڑ زرعی اراضی جس کی قیمت اڑھائی ہزار روپیہ ہے (۳) اور والدین کی طرف سے مجھے ورثہ میں حاصل شدہ زرعی اراضی تین ایکڑ قیمتی پندرہ ہزار روپیہ ہے۔ (۴) زرعی اراضی سے خالص آمد چار صد روپیہ سالانہ ہے۔ میں مذکورہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات پر اگر مزید کوئی جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم الراقمہ سیدہ منفرہ خاتون۔ گواہ شد سید محمد احمد خاوند موصیہ ۹/۴/۶۸۔ گواہ شد سید غلام محمد احمدی رسول پور سونگڑہ ۹/۴/۶۸

وصیت نمبر ۱۳۸۵۶۔ منکہ محمد عارف حسین صدیقی ولد محمد عابد حسین صاحب مرحوم قوم شیخ صدیقی پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۱ء ساکن محلہ کرنسرائے اڈہ ڈاکخانہ سہسرام ضلع شاہ آباد صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ مارچ ۱۹۷۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

(۱) میں بہار گورنمنٹ میں ملازم ہوں۔ اس وقت ہماری ماہوار تنخواہ مبلغ تین صد پچاس روپیہ ۳۵۰ ہے اس کا ۱/۱۰ حصہ باقاعدگی سے ادا کرتا رہوں گا۔ تنخواہ میں جو کمی بیشی ہوگی اس کی اطلاع دیتا رہوں گا (۲) ہمارے نام سے صرف ایک مکان جس کا میونسپل ہولڈنگ نمبر ۲۱۹ وارڈ ۳ محلہ کرنسرائے اڈہ سہسرام ضلع شاہ آباد صوبہ بہار ہے اس مکان کا پلاٹ نمبر ۱۲۰۶ ہے اور رقبہ ۱۵ پندرہ کڑی یعنی ۱/۴ ڈسمل مع صحن پیش اتاوہ پلاٹ نمبر ۱۲۰۵ کا جزوی حصہ ہے۔ مکان کھپرپوش دو منزلہ پختہ و خام ہے جس کی قیمت اندازاً اس وقت چار ہزار روپیہ ہے۔ اس مکان کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ (۳) ہمارا جی پی فنڈ جس کا اکاؤنٹ نمبر BRH 6.9 ہے اور اس روپیہ سے جو پانچ ہزار تھا میں نے دو ہزار برآمد کیا ہے اور سردست اس میں مبلغ تین ہزار روپیہ ہے۔ برآمد شدہ روپیہ میں قسطوں میں ادا کر رہا ہوں اس اکاؤنٹ میں جو بھی رقم جمع ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ ہمارے نام سے کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ اس وصیت کے بعد اگر میں کوئی جائداد پیدا کروں گا یا اس میں کوئی کمی ہوگی تو اس کی بھی اطلاع صدر انجمن احمدیہ کو کرتا رہوں گا۔ اور بوقت وفات جو جائداد ہماری ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ حقدار ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد عارف حسین صدیقی ۲۲ مارچ ۱۹۷۲ء۔ گواہ شد مسعود عالم بی ڈی او سہسرام۔ گواہ شد جہاں آرا نام اہلیہ مسعود عالم صاحب۔ گواہ شد جہاں آرا حی ۲۲ مارچ ۱۹۷۲ء

وصیت نمبر ۱۳۸۵۷۔ منکہ سلیمہ بی بی بیوہ منان خاں صاحب مرحوم قوم پٹھان پیشہ کاشتکار عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنکال ڈاکخانہ نیوا پٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۴-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

(۱) حق مہر ۱۵۰/- روپیہ (۲) سونا ایک تولہ قیمت ۲۲۰ روپے (۳) چاندی ۲۵ تولہ قیمت ۱۲۵ روپے (۴) کھانے کے برتن دو کلوگرام قیمت ۵۲ روپیہ۔ کل میزان ۸۹۲ روپیہ۔ اپنی کل جائداد جس کی قیمت ۸۹۲ روپیہ ہے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری زندگی میں اگر مزید جائداد ہوگی تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو کرتی رہوں گی۔ الامۃ سلیمہ بی بی دستخط موصیہ بحروف اڑیہ۔ گواہ شد محمد شمس الحق معلم مدرسہ احمدیہ پنکال۔ گواہ شد جمعہ خاں سیکرٹری مال جماعت پنکال

وصیت نمبر ۱۳۸۵۸۔ میں شمیم بیگم زوجہ شاہ محمد عزیز احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن اردل ڈاکخانہ اردل ضلع گیا صوبہ بہار حال مقیم چاتباسہ ضلع سنگھ بھوم صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۳/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری جائداد غیر منقولہ ابھی مجھے نہیں ملی کیونکہ والد صاحب زندہ ہیں اور جائداد تقسیم نہیں ہوئی۔ جب جائداد تقسیم ہو کر میرے حصہ کی مجھے ملے گی میں اس کی باقاعدہ اطلاع و تفصیل دفتر بہشتی مقبرہ کو بھیج دوں گی۔ میری جائداد منقولہ سات ہزار روپیہ زر مہر بذمہ خاوند ہے (کالم ۱ و ۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

(کالم ۱ و ۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

۱۷ تولہ طلائی زیور کی شکل میں جس کی مالیت تقریباً ... روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ زندگی میں جو جائداد پیدا ہوگی یا والد صاحب یا خاوند کی طرف سے ملے گی اور بوقت وفات میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اور میرے ورثاء اس کی ادائیگی کے ذمہ دار ہوں گے۔ زندگی میں جس قدر رقم ادا کر دوں گی وہ اس سے منہا کر دی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ شمیم بیگم ۳۰ مارچ ۱۹۷۲ء۔ گواہ شد شاہ محمد عزیز احمد خاوند موصیہ ۳۰/۳/۷۲

گواہ شد ... ۳۰ مارچ ۱۹۷۲ء

زکوٰۃ کی ادائیگی سے اموال پاک ہوتے اور بڑھتے ہیں

مسجد احمدیہ امروہہ کیلئے چندہ کی اجازت

جماعت ہائے احمدیہ یو۔ پی کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ امروہہ کی درخواست پر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اس امر کی اجازت زیر ریزولیوشن 65م/8-3-72 دے دی تھی کہ جماعت احمدیہ امروہہ (کے صدر صاحب) مسجد احمدیہ امروہہ کے لئے یو۔ پی کی جماعتوں سے چندہ برائے تعمیر مسجد وصول کر سکتے ہیں۔ لیکن اس چندہ کا اثر دوسرے مرکزی چندہ جات پر نہیں پڑنا چاہیئے۔

یو۔ پی سے باہر کی جماعتوں میں سے صرف کلکتہ کی جماعت سے چندہ برائے تعمیر مسجد وصول کرنے کی اجازت بھی صدر انجمن احمدیہ نے دی ہے۔

اس چندہ کی وصولی کے لئے نظارت ہذا کی طرف سے مندرجہ ذیل پانچ عدد رسید بکس جاری کی جا رہی ہیں۔ ان رسید بکوں کے علاوہ کسی اور رسید بک پر چندہ وصول نہیں کیا جا سکے گا۔ ہاں اگر یہ رسید بکس ختم ہو گئیں۔ تو مزید رسید بکس یہاں سے بھجوائی جا سکیں گی۔ نمبر 1220، 1221، 1222، 1223، 1224۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میرے چھوٹے بھائی عزیز سید حفیظ احمد سلمہٗ اللہ تعالیٰ کو مورخہ ۷۲/۵/۲۷ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بچہ بہت کمزور ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں عزیز نومولود کو صحت و تندرستی اور درازیٔ عمر عطا ہونے اور اسلام واحمدیت کا حقیقی خادم بننے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: سید عبدالمنصور کارکن نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان۔

نوٹ:۔ موصوف نے اس خوشی میں مبلغ پانچ روپے اعانت بدر میں ارسال کئے ہیں۔ جزاہ اللہ۔

درخواست دُعا

خاکسار نے امسال ہائر سیکنڈری البیکٹو کا امتحان دیا ہے۔ جملہ بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت سے نمایاں کامیابی کے لئے خصوصی دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار: ظہور احمد منڈاشی
بھدرواہ (کشمیر)

بدر کی اعانت ہر احمدی کا قومی فرض ہے (مینیجر بدر)

سچی باتیں اور پائیدار حقیقتیں بقیہ اداریہ صفحہ ۲

وہ شخص جس نے بقول مدیر صدق "فقہ کی باضابطہ تعلیم ایک دن کے لئے بھی نہیں پائی" حق جوئی اور حق گوئی میں ایسا سبقت لے گیا کہ نصف صدی گزر جانے پر ایک "فاضل شریعت" کی علمی تحقیق اس کی تائید کرتی ہے۔

اصل بات یہی ہے کہ کلمہ طیبہ اور پائیدار حقیقتیں اس شجرہ طیبہ کا حکم رکھتی ہے جس کی جڑیں زمین میں مضبوط ہیں اور ان کی مضبوطی درخت کی زندگی اور ثبات پر دلالت کرتی ہے۔ غرض نصف صدی بعد شائع ہونے والا ناظم دینیات علی گڑھ کا مضمون اور صدقِ جدید کا زیرِ نظر شذرہ نام کے جید علماء کے لئے عبرت نامہ سے کم نہیں ——!!

کاش! ان کے ہم خیال لوگ اب بھی حقیقت پسندی سے کام لیتے ہوئے اپنے دل و دماغ کو صاف کریں اور سچی باتوں اور ناقابلِ تبدیل پائیدار حقیقتوں کو پہچاننے کی کوشش کریں۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز میں دو روزہ کامیاب کانفرنس کا انعقاد

بقیہ صفحہ اول

میں پیشگوئیاں بیان کر کے بتایا کہ خدا تعالیٰ نے ان کے مطابق حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ کو کرشن ثانی قرار دیا ہے۔ موصوف نے ان پیشگوئیوں کو حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ پر منطبق کرتے ہوئے آپ کے ذریعہ ملکِ ہند میں الٰہی سلسلہ کا قیام، اس کی کامیابی اور ترقی کو بیان کیا۔ اس کے بعد صوبیدار سردار کرتار سنگھ صاحب نے حضرت گورو نانک رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کو پیش کیا۔ اور بتایا کہ آپ نے ہمیں توحید کا سبق دیا۔ اور ست مارگ پسند کر کے اسے اختیار کیا۔ آج ہم اپنی زندگیوں کے معیار کو ان کی تعلیم پر چل کر اونچا کر سکتے ہیں۔ پھر آپ نے بتایا کہ اس زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب (علیہ السلام) کی تعلیم پر چل کر ہم ایک دوسرے کے قریب آ سکتے ہیں۔ اور ہمیں سچائی کے سمجھنے میں بہت مدد مل سکتی ہے۔ اس معاملہ میں ہمیں جماعتِ احمدیہ سے تعاون کرنا چاہیئے۔

بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے خطاب فرمایا اور نہایت جامع انداز سے جماعتِ احمدیہ کی تعلیم بانیانِ مذاہب کے تعلق سے پیش فرمائی۔ اور بتایا کہ باہمی پیار و محبت سے رہنے کا یہی طریق ہے۔ ہم ایسے جلسوں میں ایک دوسرے کے عیب نہ ڈھونڈیں بلکہ اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں۔ حقیقی انسان ہم اسی وقت بن سکتے ہیں جبکہ ایک طرف ہمارے اندر خدا کی محبت ہو اور دوسری طرف اس کے بندوں سے محبت ہو۔ آپ نے حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم و حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم بیان فرما کر سلسلہ احمدیہ کے قیام کی غرض وغایت بیان فرمائی۔ اور دُنیا کی اصلاح کے لئے خدا تعالیٰ نے جو کام آپ کے سپرد کیا ہے اسے آپ کے ملفوظات میں بیان فرما کر اس زمانہ میں آنے والی تباہیوں کے موجبات کا بھی ذکر فرمایا۔ اور بتایا کہ ان تباہیوں سے بچنے کا طریق یہی ہے کہ زمانہ کے امام کو شناخت کیا جائے تاکہ دنیا میں امن کی فضا پیدا ہو۔ آپ نے ناظر دعوت و تبلیغ کی حیثیت سے اس جلسہ کے صدر صاحب اور دیگر مذاہب کے نمائندگان کا شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے چند اہم پہلوؤں پر تقریر کی جس میں آپ کے پاک نمونہ کو بیان کیا جسے حضورؐ نے تمام مذاہب کے لوگوں سے حسنِ سلوک۔ رواداری کے طور پر اور باہمی انسانی ہمدردی کو فروغ دینے کیلئے دنیا میں اختیار فرمایا۔

بعدہٗ جناب ... پی. کے نائر صاحب نے حضرت رام چندر جی کی سیرت و سوانح پر تقریر کی۔ اور آپ کے عملی نمونہ کو قابلِ تقلید قرار دیا۔ آپ نے جماعت احمدیہ کے ایسے جلسوں کے انعقاد پر جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ اور حاضرین کو تعاون کیلئے تحریک کی۔

موصوف کی تقریر کے بعد مکرم شیخ لطیف احمد صاحب نے ہندی نظم سنائی۔ اس کے بعد خاکسار نے انگریزی زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض وغایت اور ہندو مسلم اتحاد کے ضمن میں آپ کی تعلیم کو پیش کیا۔ اور بتایا کہ ان اصولوں کو مدِ نظر رکھ کر ہم دُنیا میں پائیدار امن کی بنیاد قائم کر سکتے ہیں۔ خاکسار کے بعد بدھ مذہب کے نمائندہ نے حضرت بدھ علیہ السلام کی سیرت و سوانح پر تقریر کی۔ اور بتایا کہ کس طرح آپ کی صداقت کو بادشاہوں نے بھی قبول کیا۔ موصوف نے اپنی تقریر کے آخر میں جماعت احمدیہ کی پیشوایانِ مذاہب کے تعلق سے تعلیم کو سراہا۔ اور بتایا کہ ایسے اجتماعوں میں ایسی ہی تعلیم پیش کر کے ہم دنیا سے نفرت مٹا سکتے ہیں۔ اور انسان کو انسان سے ملا سکتے ہیں۔ سب سے آخر میں صدرِ جلسہ نے جو اپنے بیٹے اور ڈیوٹی کی وجہ سے اتنا وقت نہیں نکال سکتے تھے مگر موصوف نے ہسپتال سے بلاوا آنے کے باوجود جلسہ میں آخر تک موجود رہ کر جماعت کی حوصلہ افزائی کی۔ موصوف نے صدارتی خطاب میں جماعت کا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ موصوف کوئی مذہبی شخصیت نہیں تاہم موصوف کو جماعت احمدیہ کا تعارف حاصل کر کے خوشی ہوئی ہے کہ یہ جماعت دنیا میں حقیقی امن اور اتحاد کی راہ ہموار کرنے کے لئے ہر سال ایسے پروگرام بناتی ہے۔ سب دھرم خدا تعالیٰ کی طرف سے تھے۔ ان کا مول منتر یا بنیادی تعلیم ایک ہی نظر آتی ہے۔ مذہب کے غلط استعمال سے فساد ہوتا رہا ہے۔ حالانکہ مذہب کی غرض وغایت تو پیار و محبت پھیلانا ہے۔ جماعتِ احمدیہ کی تعلیم میں اچھی بات یونیورسل برادر ہڈ (Universal Brotherhood) کا قیام ہے۔ اس مقصد کے لئے بار بار جلسوں کا انعقاد ضروری ہے۔ میری یہ تجویز ہے کہ آئندہ کے لئے بے شک یہ جلسہ دو دن کی بجائے تین دن ہو مگر جلسہ مختصر رکھا جائے۔ تاکہ زیادہ لوگ فائدہ اٹھا سکیں۔ موصوف کے صدارتی خطاب کے بعد محترم پروفیسر شاہ عزیز احمد صاحب نے مہمانِ خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب۔ محترم صدرِ جلسہ۔ مقررین کرام۔ حاضرین و سامعین کرام نیز معاونین و منتظمین جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ اور صدرِ جلسہ کی خدمت میں محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے قرآن مجید کا تحفہ پیش کیا جسے موصوف نے بخوشی قبول کیا۔ (کالم ۳ نیچے)

۳ بفضلہ تعالیٰ کامیابی سے جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ دونوں اجلاسوں میں مقامی احباب کے علاوہ مسلم۔ غیر مسلم اور اطراف و اکناف کے احمدی احباب نیز جماعت احمدیہ جمشید پور کے بعض احباب نے شرکت کی۔ اور جلسہ کو کامیاب بنایا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

مقامی جماعت۔ عہدیداران خصوصاً صدر صاحب۔ مقامی مبلغ صاحب۔ اور مقامی احمدی نوجوانوں نے پوری سرگرمی اور اخلاص سے کانفرنس اور مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام کیا فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ محترم صاحبزادہ صاحب کے قیام و مہمان نوازی کی سعادت مکرم رضوان احمد صاحب نے حاصل کی اللہ تعالیٰ اُن کی خدمت قبول فرمائے آمین۔

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ آئندہ ماہ کی کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ لہٰذا بذریعہ اخبار بدر بطور یاد دہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ آپ اپنے ذمہ کا چندہ اخبار بدر اپنی پہلی فرصت میں ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں تاکہ آئندہ آپ کے نام اخبار جاری رہ سکے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کی عدم ادائیگی کی وجہ سے آپ کا اخبار بند ہو جائے اور آپ کچھ وقت کے لئے مرکزی حالات اور اہم و ضروری اعلانات اور علمی مضامین سے آگاہی و استفادہ سے محروم رہ جائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

منیجر اخبار بدر قادیان

نمبر خریداری	اسماء خریداران	نمبر خریداری	اسماء خریداران
۱۰۱۰	مکرم ڈاکٹر محمد سعید صاحب	۱۴۷۴	مکرم محمد اظہر خان صاحب
۱۰۱۴	،، راجہ غلام محمد صاحب	۱۴۸۹	،، محمد شفیع صاحب
۱۰۲۷	،، میر عبد الجلیل صاحب	۱۵۴۲	،، سردار سوہن سنگھ صاحب عاجز
۱۰۵۰	،، عبد الغفور صاحب	۱۵۷۵	،، خواجہ عبد الواحد صاحب
۱۰۵۴	،، خواجہ محمد صدیق صاحب فانی	۱۵۸۳	،، محمد احمد صاحب غوری
۱۰۶۴	ڈسٹرکٹ لائبریری	۱۵۸۵	،، محمد جمیل صاحب
۱۰۶۸	مکرم مولوی مہتاب خان صاحب شموزی	۱۶۴۱	،، محمد نور الحق صاحب
۱۰۸۲	،، حافظ صالح محمد الہ دین صاحب	۱۷۸۰	،، یوسف حسین صاحب
۱۰۸۸	،، شیخ مبارک احمد صاحب	۱۷۹۰	،، راجہ محمد ابراہیم صاحب
۱۰۹۱	،، سید فیروز الدین صاحب	۱۷۹۴	،، ایم. ایس قادر صاحب
۱۱۰۰	،، عبد الصمد خان صاحب	۱۷۹۹	،، شری جے. چار صاحب.
۱۱۱۸	،، ہیڈ ماسٹر صاحب ٹی. ڈی. سکول	۱۸۰۰	،، سردار بلونت سنگھ صاحب
۱۱۷۸	،، مسٹر غلام محمد صاحب	۱۸۰۴	،، شفیع اللہ صاحب
۱۲۱۸	،، سیکرٹری ڈسٹرکٹ لائبریری	۱۸۰۶	،، دفتر خدام الاحمدیہ
۱۲۳۰	،، صالح محمد الہ دین صاحب	۱۸۱۰	،، غلام حسین احمدین صاحب مفتون
۱۲۵۲	،، مسٹر شیخ علی صاحب	۱۸۱۱	،، ناصر احمد صاحب گھاسیاں
۱۳۰۵	شری پرتاپ پبلک لائبریری	۱۸۶۰	،، محمد یونس صاحب
۱۳۵۲	مکرم شاہ محمد صاحب گیا	۱۸۷۴	،، کرنل فاروق لائبریری
۱۳۸۱	،، غلام احمد صاحب عبید	۱۹۴۳	،، عبد القیوم صاحب
۱۳۸۵	،، محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی.	۱۹۶۴	،، عبد الرحیم صاحب خالد
۱۳۹۰	،، شفیع احمد صاحب	۲۰۳۰	،، محمد سراج الدین صاحب لونی
۱۳۹۵	،، مسٹر لطیف احمد صاحب	۲۱۰۱	،، دلاور محمد صاحب بھوگاؤں
۱۴۰۵	،، شجاع الدین صاحب جیولر	۲۱۰۲	،، محمد جمال صاحب ششگن
۱۴۳۷	،، علی احمد صاحب.		

ضروری اعلان

استانی ربیعہ خانم صاحبہ (مرحومہ) زوجہ مستری ہدایت اللہ صاحب درویش فوت ہو گئی ہیں۔ ان کا ترکہ سوائے پراویڈنٹ فنڈ کے اور کوئی چیز نہیں تھی۔ مرحومہ کے ورثاء ایک مستری ہدایت اللہ صاحب بحیثیت خاوند کے تھے اور دو بھائی اور ایک بہن جو اس وقت ربوہ میں رہتے ہیں جن کے نام قریشی فضل حق صاحب و قریشی عبد الغنی صاحب اور مسماۃ زینب بی بی صاحبہ قریشی عین حیات ہیں۔ استانی ربیعہ خانم صاحبہ (مرحومہ) کے ہر دو بھائیوں و ایک بہن نے اپنی تحریر نظارت علیا میں بھیج دی ہے کہ استانی ربیعہ خانم صاحبہ کا جتنا روپیہ پراویڈنٹ فنڈ کا ہے وہ سارا کا سارا مستری ہدایت اللہ صاحب خاوند استانی ربیعہ خانم صاحبہ کو دے دیا جائے۔

لہٰذا فیصلہ کیا جاتا ہے کہ بموجب تحریر جملہ ورثاء مرحومہ محکمہ پراویڈنٹ فنڈ کل روپیہ جو مرحومہ کا اُن کے پاس جمع ہو وہ سب کا سب مستری ہدایت اللہ صاحب کو ادا کر دیویں۔ اگر کسی وارث کو اعتراض ہو تو ایک ماہ کے اندر اندر چارہ جوئی کر سکتا ہے۔

(دستخط) عبد الرحمٰن

قاضی محکمۂ قضاء قادیان

دعائے مغفرت

(۱) ——— خاکسار کے بڑے بھائی محترم مولوی سید محمد زکریا صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ بھدرک ایک لمبی بیماری کے بعد مورخہ ۲۷/۵/۷۲ بروز ہفتہ قضاءِ الٰہی سے وفات پا گئے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: سید ابو صالح صدر جماعت احمدیہ او۔ ایم۔ کٹک۔

(۲) ——— افسوس کہ مکرم ثناء اللہ صاحب بٹ آف ہاری پاری گام (کشمیر) مورخہ ۲۷ ہجرت بروز ہفتہ ساڑھے گیارہ بجے دوپہر کو اچانک وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت مخلص۔ نیک اور صالح احمدی تھے۔ انہوں نے اپنے پیچھے چار لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ اور ایک بھائی مکرم ولی محمد صاحب بٹ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

خاکسار: محمد یوسف شیخ قائد مجلس خدام الاحمدیہ ہاری پاریگام۔

درخواست دعا

ہماری جماعت کی ایک مخلص خاتون استانی اکبری خانم صاحبہ کے ایک بھائی دماغی عارضہ سے دوچار ہیں۔ اسی طرح جماعت احمدیہ پکوڑ کے ایک زیر تبلیغ دوست مکرم محمد صفی صاحب بھی ان دنوں سخت بیمار ہیں ہر دو کی صحت و شفایابی کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

خاکسار: ایم۔ اے۔ باقی صدر جماعت احمدیہ برہ پورہ بھاگلپور (بہار)

جلسہ ہائے یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بدر کا یہ شمارہ قریب تکمیل تھا کہ جماعت احمدیہ بنگلور اور مجلس خدام الاحمدیہ آسنور (کشمیر) کی جانب سے جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رپورٹیں بغرض اشاعت موصول ہوئیں۔ عدم گنجائش اور از حد تاخیر کے باعث ادارہ بدر رپورٹوں کی تفصیلی اشاعت سے قاصر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جماعت اور مجلس کی مساعی کو قبول فرمائے اور آئندہ بھی بڑھ چڑھ کر خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(ایڈیٹر بدر)

ہر قسم کے پرزے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔

کوالٹی اعلیٰ ——— نرخ واجبی

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

تار کا پتہ:- "Autocentre" فون نمبرز:- 23-1652 23-5222